UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188695
UNIVERSAL
LIBRARY

١٧٠٩١١

٩٢٢٥٩٧٢ غلام حسین خان

غ - ب

سنہ ۱۳۵۴ھ

البرہان التحقیق الاطہر فی فضائل الصدیق و العمر

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No. ۱۲۰۹۱

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

> يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

کتاب لاجواب

موسومہ

البرہان التحقیق الاظہر فی فضائل الصدیقؓ و العمرؓ

مؤلفہ

غلام یٰسین خان قایم خانی جمعدار رسالہ خاص آصفجاہی فوج بقاعدہ نظم جمعیت سرکار عالی

سکنہ محلہ کہوکرواڑی اندرون بلدہ حیدرآباد دکن

مخصوص ارشادات ائمہ اہلبیت کرام بروایات معتبر و کتب مستند اہل سنت و اہل تشیع

(مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس چارمینار حیدرآباد) ۱۳۰۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ الکتاب

باب اوّل

اَلحمدُ للہِ ربِّ العٰلمین وَالعاقبۃُ للمتّقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رحمۃ للعٰلمین شفیعِ المذنبین سیّدِنا ومولٰنا محمّدٌ سیّدُ المرسلین وعلیٰ اٰلہِ الطّاہرین وذرّیّاتہِ المقدّسین والخلفائہِ الرّاشدین واصحابہِ المصدّقین ولجمیع المؤمنین والمسلمین الیٰ یومِ الدّین یا ارحمَ الرّاحمین اٰمین ثمّ اٰمین -

حمد باری عزاسمہٗ

خداوندا تو وہ عالیشان وارفع مکان ہے کہ تیرا حمد ادا کرنے سے ہم عاجز وقاصر ہیں سُبحانہٗ وَتعالیٰ عمّا یصفون - ترجمہ پاک ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہ جو صفات

بیان کیے جائیں ۔ ہاں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ تو ہمارا خالق بھی ہے اور رب بھی ہے تو ہم پر رحیم بھی ہے اور کریم بھی ہے تو نے ہی ہم کو خلعتِ انسانی عطا فرما کے اشرف المخلوقات بنایا اور ہم کو اس پسندیدہ دین برحق کا پیرو بنایا جو تیرے نزدیک (اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ) ترجمہ بیشک دین اللہ کے یہاں اسلام ہی ہے ۔ الٰہی ہم تیرا کیا شکر ادا کریں کہ تو نے ہم کو اس نبی اعظم واکرم کا تبع بنایا جو ختم المرسلین بھی ہے اور محبوب رب العالمین بھی ہے اے رب کریم بیشک تیرا ہم پر بڑا احسان ہے کہ تو نے اپنے ایسے برگزید رسول کو ہم پر بھیجا کہ جو ان صفات اعلیٰ سے متصف ہے ۔ (لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) ۔

ترجمہ ۔ بے شک مسلمانوں پر خدا نے بڑا ہی احسان کیا کہ بھیجا ان میں انہی کی قوم میں کا رسول جو خدا کی آیتیں پڑھکر سناتا کفر کی نجاست سے انہیں پاک کرتا قران و حکمت سکھاتا ہے ۔ بے شک اس رسول کی بعثت سے پہلے یہ لوگ گمراہ تھے ۔ اور اے خدا تو نے ہم کو اس امت مرحومہ میں داخل فرمایا جو (کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ۔ ترجمہ اے مسلمانو تم بہترین امت ہو جو چن لیے گئے ہو لوگوں کی ہدایت کے لیے کیونکہ تم نیکی کا حکم کرتے ہو برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔

نعتِ رسالت پناہی رُوحی فدا

اے خالق رحیم ہم اقرار کرتے ہیں بیشک آگیا رسول تیرا ہمارے پاس صفاتِ حسنہ کیساتھ (لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ)۔ بیشک آگیا آپکا تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر ہمارا اس پر شاق ہے کہ تم اخروی تکالیف اُٹھاؤ وہ تمہارے ایمان لانے پر حریص ہے مسلمانوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ پس اے نبی یہ لوگ اگر تمہاری پیروی سے اعراض کریں کہدو ان سے مجھے اللہ کی مدد کافی ہے۔ سوا اس کے کوئی معبود نہیں ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے وہ عرش عظیم کا مالک ہے)۔ الٰہی تیرے حبیب تیرے رسول حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہم کس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ جس کی ذات مقدس کو تیرے سے عبدیت خاص و محبوبیت خاص الخاص کی نسبت ہو جس کی تعریف میں تو خود ارشاد فرماتا ہے۔ (اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ (ترجمہ۔ اے محمدؐ آپ خلق عظیم رکھتے ہو۔ اے خدائے جل وعلیٰ تو ربّ العالمین ہے تو یہ رحمۃ اللعالمین ہیں تو اپنے بندوں پر جس طرح رؤف رحیم ہے یہ بھی بالمؤمنین رؤف و رحیم ہیں۔ ان کی بعثت سے قبل بھی اگرچہ ظلمت کدۂ عالم میں انسان بستے تھے مگر صفات انسانی سے محروم تھے۔ (اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا۔ (مثل جانوروں کے بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ) اگرچہ کرۂ ارضی پر آفتاب طلوع ہوتا تھا۔ مگر کفر و شرک کی اندھیری سے ان کو کچھ دکھائی

نہ دیتا تھا۔ ان کے منہ میں زبانیں تھیں زبانوں میں قوت گویائی بھی تھی لیکن ان کی گمراہی نے حق بات کہنے کی ان کو کبھی اجازت نہ دی اگرچہ ان کے پاس تو نے اپنے بہت سارے پیغمبروں کو بھیجا انھوں نے اپنی قوت بہر سعی بھی کی مگر یہ رہ باطل سے ہر گز نہ پھرے حق کی جانب کبھی بھی رخ نہ کیا۔ (صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔ ترجمہ۔ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں بے سمجھ ہیں کبھی نہ پھریں گے)

یہ کس لئے تھا اس لیئے کہ وہ تمام رسل و انبیاء سابقین نے جو تبلیغ حق فرمائی وہ محدود تھی مخصوص تھی مقامی تھی زمانی تھی اس کی قوت و اثرات بھی اتنی قلیل کا حکم رکھتے تھے اس لئے رہ حق پر آنے والے بھی محدود تھے مخصوص تھے مقامی تھے زمانی تھے جب زمانہ گذر چکا مقام بدل گئے حدود ٹوٹ گئے تو خصوصیات بھی برخواست ہو گئے رہ یابان رہ حق بھی کم ہوتے گئے صدق کا اوجالا بھی ماند پڑتا گیا۔ اسی طرح دنیا میں ہر سمت باطل کی تیرگی نے چھا لیا کفر و شرک نے اپنا قبضہ جما لیا عالم میں جب کوئی حق گو حق جو باقی نہ رہا تو پھر رحمت کبریائی نے جوش کیا وحدت کے نور اولین نے آفتاب رحمت و رافت بنکر افق دنیا پر طلوع فرمایا۔ فاران کی چوٹی پر سے وہ شعاع نورانی چمکا یا جو تمام کرۂ ارضی پر پھیل گئی نور محمدی سے عالم تمام منور ہو گیا رسول ہاشمی کی تبلیغ اسلام کوئی محدود نہ تھی مخصوص نہ تھی مقامی نہ تھی زمانی نہ تھی بلکہ (کافۃً للنّاس) کے لئے تھی اور یوم النشور تک کے لیے تھی۔ دنیا کا مبلغ اعظم بھی سید الانبیاء تھا اس کی شریعت بھی جامع تھی اس کا دین بھی کامل تھا یہ خود بھی خلق عظیم رکھتا تھا۔ خدائے برتر و توانا کی قوت و قدرت بھی اس کی مدد و معاون تھی اس کا طریقۂ تبلیغی بھی کچھ سخت نہ تھا بلکہ نہایت نرم و خوش گوار تھا۔ اس کے آئین مذہبی بھی دشوار گذار نہ تھے بلکہ آسان و موافق فطرت انسانی

تھے۔ (لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا۔ ترجمہ۔ خدا نے کسی نفس کو اس کے تحمل سے زیادہ تکلیف نہیں دی ہا) اس کا نعرہ توحید وہ بصیرت افروز صداقت آموز تھا کہ جو دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک گونج اٹھا جن و انس نے اس کو اپنے کانوں سے سنا اپنے دل سے قبول کر لیا باطل پرستی چھوڑ کر حق پرست بن گئے۔ عقائد باطلہ اعمال ناشائستہ مٹ گئے بنی آدم صفات انسانی سے متصف ہو گئے رہ حق پا کر صراط مستقیم پر آ گئے ظلمت کدہ عالم نورِ حق سے منور ہو گیا دین برحق فطرتہ کا حامل بن گیا اسلام عالمگیر ہو گیا (قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ ترجمہ کہو حق آ گیا باطل مٹ گیا کیونکہ باطل مٹنے والا ہی تھا)۔ دنیا کے مبلغ اعظم نے اس عالم میں آکر صرف تیئیس ۲۳ سال کے اندر اندر تن تنہا تبلیغ حق کے وہ سب کچھ کام کر دئے جو ہزاروں برس میں بھی دوسروں سے نہ ہوئے تھے اس مبلغ اعظم نے اپنی زندگی کے دن تکلیف سے بسر کئے فاقے رہے پیٹ پر پتھر باندھے چار کا برا بھلا سنا لوگوں سے ایذائیں اٹھائیں مصائب برداشت کئے بجز بھلائی کے کسی کی برائی نہ کی آخر دم تک تبلیغ دین سے منہ نہ موڑا اعلاء کلمۃ الحق کو کبھی نہ چھوڑا اپنی عمر کے دن رسالت کے کاروبار میں راتیں عبادت پروردگار میں بسر کیں خاتم المرسلین نے اپنی زندگی کے آخر گھڑیوں میں خدائے قدوس کا وہ آخری پیغام جو اپنی جامعیت کے لحاظ سے اعظم پیغام تھا جس میں دین کے مکمل ہونے نعمات کے تمام ہونے خدائے قدوس کے راضی ہونے سے متعلق عرش عظیم سے نازل ہوا تھا جس کو اہل زمین نے آج تک کبھی نہ سنا تھا۔ جمعہ کے دن ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ بعد ظہر جبل الرحمۃ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر بطنِ عرفات میں جمع ہونے والے کثیر التعداد مجمع عام کو سنا دیا حاضرین نے غائبین کو خبر کر دی دنیا کے جن و انس نے اس مقدس آواز کو سن لیا فرشتوں نے آسمانوں پر

پہنچا دیا۔ آج تک بھی یہ مقدس آواز اہل الارض کو قرآن حکیم کے اہل السما کو جبرئیل امین کے ذریعہ سنائی دے رہی ہے۔ اور تا یوم النشور فضائے عالم میں یہ آواز برابر گونجتی رہے گی۔

وہ دن دور نہیں ہیں کہ ماہرین سائنس اس مقدس آواز کو اس کے حقیقی لب و لہجہ میں دنیا کے آگے پیش کردیں وہ خدائے قدوس کا آخری پیغام کیا ہے جس کو آخری رسول نے اپنی آخر حیات میں آخر بار آخر امت کو سنایا تھا۔ وہ اعظم ترین و اکمل ترین پیغام حق یہ ہے۔
(اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ ترجمہ۔ آج کے دن خدا نے (مسلمانوں) تمہارے لئے دین کو مکمل کردیا اور تمام کردیں نعمات اپنی تم پر اور راضی ہو گیا تمہارے دین اسلام سے) جب خاتم النبیین روحی فداہ نے دنیا سے پردہ کیا اور اپنے رب سے بے پردہ ہوا تو دین اسلام کی تکمیل میں کوئی کسر باقی نہیں تھی مسلمانوں کے لئے نزول نعمات حق سے کچھ رہ نہ گیا تھا بلکہ وہ سب کچھ آگیا تھا وہ سب کچھ مل چکا تھا جس کی حاجت جس کی ضرورت مومن و مسلم کو از پئے ایمان و عمل از پئے دین و دنیا از پئے عقبیٰ و آخرت از پئے میدان محشر و گلزار جنت از پئے اتباع و مودت و بیعت خیر الانام از پئے لقا و رضا و تقرب رب ذو الاکرام۔ داعی تھی یا داعی ہو سکتی تھی یہ سب کچھ مل جانے کے بعد اگر کسی شئے کی حاجت تھی کسی چیز کی ضرورت تھی تو وہ صرف اور صرف تعمیل احکام الٰہی و اتباع سنت رسالت پناہی کی ضرورت تھی اس کے سوا اور کچھ باقی نہ تھا ایمان مکمل اسلام مکمل عبادت مکمل اعمال مکمل سزا و جزا مکمل۔ غرض مومن مسلم کے لیے دین و دنیا دونوں مکمل و معمل ہو چکے تھے۔ اور سب مسلمانوں کے لئے ایک ہی اخوت اسلامی کا رشتہ ایک ہی سنت نبوی کا طریقہ ایک ہی توحید حق کا صراط مستقیم قائم ہو چکا تھا۔

مدح سلطان الاسلام

مجھ جیسا عاجز اپنے بادشاہ اسلام خسرو دکن ہز اکزالٹیڈ فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ سابع سلطان العلوم حضور پر نور بندگانعالی اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر اطال اللہ عمرہٗ و دام اللہ اقبالہ و سلطنتہٗ کی کیا مدح کر سکتا ہے حقیقت میں یہ ذرۂ بے مقدار اور وہ آفتاب ضیا بار یہ چاکر نمک خوار اور وہ آقائے نامدار یہ مانگتا اور وہ داتا یہ رعیت بے سامان اور وہ سلطان فلک ایوان سلطان بھی کس کا سلطان المسلمین سلطان بھی کیسا سلطان رعیت پرور و رعیت نواز جس کی بارگاہ عالی مرجع خلائق جس کا دربان ہر فن میں فائق جس کا باب فیض ہر حاجتمند کے لئے وا جس کا غبار چوکھٹ ہر درد کی دوا جس کے الطاف کی خواہاں جمیع موجودات جس کے بذل کی طالب جملہ مخلوقات جس کا دست جود و کرم حل مشکلات جس کی گردش قلم سے ظہور مقدرات جس کی نوک زبان پر قدرت حق رواں جس کا اشارۂ چشم ترجمان کن فیکان مخلوق خدا جس کی تابع فرمان اہل عالم جس پر دل و جان سے قربان جس کی ذات آیۂ رحمت الٰہی جس کے صفات تابع سنت رسالت پناہی جس کے حصہ میں صدق صدیقؓ عدل عمرؓ غنائے عثمانؓ شوکت حیدرؓ جس کے بخت میں دبدبۂ جم جاہ جمشید فر دارا صولت سکندر جس کا عہد حکومت ضامن آسائش رعایا جس کی زمام سلطنت وجہ خوشی و خرمی برایا ہو کیا اس بادشاہ ذیجاہ کی مدح یہ موروثی نمک خوار آبائی جاں نثار بھلا کچھ بیان کر سکتا ہے چہ نسبت خاک را بعالم پاک ہاں بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہے کہ خداوند باری

اقلیم ہند میں یہی ایک سلطنت اسلامیہ ہے اور یہی ایک سلطان المسلمین ہے جو نہ صرف مسلمانوں ہی کا ماوا و ملجا ہے بلکہ بلا قید مذہب و ملت بلا امتیاز قومیت و رنگت تمام انسانوں کا یہی مرجع ہے یہی دنیوی حاجت روا ہے یہی دولت کا داتا ہے یہی رعایا کا راحت رساں حفاظت کناں ہے یہی بانی عدل معطی بذل ہے الٰہی تو ہمارے بادشاہ دین پناہ کے عمر و اقبال میں روز افزوں ترقی عطا فرما انکو صحت و سلامتی خوش و خرمی کے ساتھ مظفر و منصور رکھ جہاں پناہی کی ذات خجستہ صفات حامی اسلام و معین المسلمین ہے ان کی صلاح و فلاح پر سب کی صلاح و فلاح کا انحصار ہے ان کی استقامت مذہبی پر مسلمانوں کی استقامت دینی کا دار و مدار ہے اے پروردگار تو ان کو ان کے مقدس اجداد کے قدم بقدم طریقہ سنت نبویہ روحی فداہ کے صراط مستقیم پر قائم و دائم رکھ ان کے فیوضات اسلامیہ سے (جو اب تک بہت ہوئے اب ہو رہے ہیں اور آیندہ ہونے کی توقع ہے) تمام مسلمانوں کو بہرہ اندوز فرما تو ان کا ہمیشہ ممد و معاون رہ تو ان کا ہمیشہ حافظ و نگہبان رہ۔ اور شہزادۂ والاشان نواب اعظم جاہ بہادر ولی عہد سلطنت کی عمر دراز کر خاندان آصفیہ کے یہ چشم و چراغ ہیں سلطنت دکن کے یہ پر ثمر گلزار نوبہار ہیں آیندہ کے لیے انہی کی ذات حمیدہ صفات سے سب کے توقعات وابستہ ہیں تو ان کو وہ سب صفات حسنہ و لایقہ عطا کر جو ایک ہونے والے بادشاہ کے لئے ضروری و لابد ہیں تو ان کا بھی ہمیشہ ممد و معاون رہ تو ان کا بھی ہمیشہ محافظ و نگہبان رہ تو ان کو بھی ان کے مقدس اجداد کے قدم بہ قدم طریقہ سنت نبویہ روحی فداہ کے صراط مستقیم پر قائم و دائم رکھ اور جمیع خانوادہ شاہی کو بھی زیر سایۂ عاطفت خسروی شادان و فرحاں رکھ اور وزرا۔ امرا و سپاہ و رعایاے سلطنت کو بادشاہ عالیجاہ کا مطیع و منقاد بنائے رکھ آمین ثم آمین۔

خسران افتراق المسلمین

اے پروردگار ہم گواہی دیتے ہیں بے شک پہونچا دیا تیرے نبیؐ نے ہم کو تیری کتاب (قرآن) جس کے پہنچانے کا تو نے اوس کو حکم دیا تھا۔ (یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔ ترجمہ اے نبی پہنچادو جو احکام تم پر نازل ہوے ہیں۔ اگر نہیں پہنچاے آپ نے ہمارے احکام تو گویا اپنے کار رسالت کو انجام نہیں دیا)۔ اے احکم الحاکمین پہنچ چکا ہم کو تیرا وہ فرمان جس میں تو نے ہمارے ہی فائدہ کے لئے اتفاق المسلمین و اتحاد المومنین کا حکم محکم صادر فرمایا ہے جس سے ہماری ہی فلاح دارین وابستہ ہے۔ (وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ۔ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

الارض وَ اِلَی اللّٰہِ تُرجَعُ الاُمُوْر - ترجمہ۔ اور پکڑے رہو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور متفرق مت ہو اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو کہ تھے تم دشمن اللہ نے تمہارے دلوں میں دوستی پیدا کر دی پھر تم ہو گئے خدا کی نعمت سے آپس میں بھائی بھائی حالانکہ تم لوگ قعر دوزخ کے کنارے پر تھے سو خدا نے اس سے تمہاری جان بچائی اسی طرح خدا تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتا ہے تاکہ تم لوگ راہ پر رہو اور تم میں ایک جماعت ایسی بھی ہونا چاہیے کہ جو لوگوں کو خیر کی طرف بلایا کرے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کام سے منع کرے اور یہی لوگ پورے کامیاب ہوں گے اور تم لوگ کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے باہم تفریق اور اختلاف کر لیا تھا۔ حالانکہ احکام واضح پہنچ چکے تھے پس ان کو سزائے عظیم دی جائے گی اس روز کہ جس روز بعضوں کے چہرے سفید ہوں گے اور بعضوں کے چہرے سیاہ ہوں گے سو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم کافر ہو گئے تھے ایمان لانے کے بعد پس سزا اپنے کفر کی لو۔ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر تم لوگوں کو پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اللہ اپنی مخلوقات پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور اللہ ہی کی ملک ہے جو زمین آسمانوں میں ہے اور اللہ کی طرف سب معاملات رجوع کئے جائیں گے)

اے ارحم الراحمین مل گیا ہم کو تیرا وہ فرمان بھی جس میں تو نے ہماری قوت مجتمعہ کو بحال رکھنے کے لیے ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رہنے اس سے متفرق نہ ہونے کا حکم محکم بہ تاکید صادر فرمایا ہے۔

وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ - اور بیشک یہی ہے ایک میری صراط مستقیم مسلمانوں تم سب مل کر اسی پر چلو اور مت چلو کئی راہیں ورنہ وہ تمہیں متفرق کر دیں گی۔ پس تم کو خوب جتا دیا گیا ہے شاید تم بچتے رہو)

اے سزا جزا کے مالک اتحاد المسلمین کے قائم رکھنے صراط مستقیم پر جمع رہنے کے جو فوائد تو نے ظاہر فرمائے ان سے دل خوش ہوتا جان کو مسرت حاصل ہوتی ہے لیکن اتحاد المومنین سے متفرق ہو جانے صراط مستقیم سے ہٹ جانے والوں کے حق میں تو نے جو وعید بیان فرمائی ہے اس کے پڑھتے سنتے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے دل کانپ جاتا ہے اور جسم میں لرزہ پڑ جاتا ہے۔ خدایا ہمارے اسلاف نے تیرے اس حکم محکم کی پوری پوری تعمیل کی اتحاد بین المسلمین سے کبھی بھی وہ متفرق نہ ہوئے صراط مستقیم پر وہ ہمیشہ قائم رہے اس کے فوائد سے بھی وہ بہرہ اندوز ہوئے یعنی اپنی قوت اجتماعی کو انہوں نے فی سبیل اللہ کام میں لایا تیرے دشمنوں کو نیچا دکھایا تیرے دوستوں کی خدمت ادا کی دنیا میں جہاں کفر و شرک کے ناقوس بجتے تھے وہاں تیری توحید کی مقدس صدائیں بلند کیں۔ ناانصافی و بے رحمی کو عدل و نصفت سے فحش کاری و بداعمالی کو حیا و نیک عمل سے بدل دیا انسان کو غلامی کی زنجیروں سے نکال کے مساوات کی کرسی پر بٹھا دیا اخوت اسلامی کا تاج پہنا کر ادنی کو اعلی بنا دیا تیری عبادت کا حق پورا ادا کیا اپنی معاشرت میں تکلف و نمائش کو آنے نہ دیا بوقت تنگی نقر و فاقہ کو صبر و شکر کے ساتھ برداشت کیا بوقت فراغتی عیش و عشرت کو پھٹکنے نہ دیا اسراف و بیجا کبھی نہ کیا۔ ان کی جانیں ان کے مالیں تیرے ہاتھ بک چکے تھے تیری طاعت میں جھک چکے تھے۔ اسلام اور مسلمین کے ادائے خدمات میں کام آتے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ پر یہ ہر وقت کمر بستہ رہے دفاع کیا تو منوایا حملہ کیا تو شریفانہ ممالک پر فتح پائی تو رعایا کو امن دیا غیروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا سلطنتوں کا نظم و نسق عدل و انصاف پر قائم کیا دستور جہاں رانی مساوات

جاری کئے تیری اطاعت میں انہوں نے سرمو فرق نہ کیا۔ اپنے پیغمبر پر دل وجان سے قربان رہے حق کے طرفدار ناحق سے بیزار تھے۔ حق بینی، حق دانی، حق گوئی حق جوئی ان کا شعار رہا اسی لیے تیری تائید بھی ان کے ساتھ تھی۔ یہ تجھ سے ڈرتے تھے مگر اور کسی سے ہرگز نہ ڈرتے تھے باطل کی قوت وکثرت سے یہ کبھی مرعوب نہ ہوئے ایک ایک دس دس پر بھاری تہا حق کی طرفداری پر جب یہ چند نفوس کمربستہ ہوگئے تو ہزاروں کے منہ پھر گیے وہ گنتی کے چند نفوس ہی تو تھے کہ جنہوں نے صداقت اسلام کی شمع روشن کو ہاتھ میں لے کر پرچم اسلامیہ کو سروں پر لہراتے ہوئے تیری توحید کے قدوسی نعرے لگاتے ہوئے دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک کلمۃ الحق کو پہونچا دیا باطل کو میٹ کے حق کو جاری کر دیا دشمن مغلوب آپ ان پر غالب آگیے۔ (تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ ترجمہ۔ وہ ایک گروہ تھی جو گذر چکی ان کا کیا ان کے لئے ہے۔ اور تمہارا کیا تمہارے لئے ہے۔ تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیا عمل کئے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۔ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔ ترجمہ۔ جو ذرہ بھر بھی عمل نیک کرے گا وہ اسی کے لئے ہے اور جو ذرہ بھر بھی عمل بد کرے گا۔ وہ اسی کے لئے ہے۔

اے دانائے ظاہر و باطن ہم اپنی حالت کو تجھ سے کیوں کر چھپا سکتے ہیں مگر عرض کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ آج عالم میں ہم مسلمان ستر نہیں ستر سو نہیں ستر ہزار نہیں ستر لاکھ نہیں بلکہ ستر کروڑ ہیں جو دنیا کی ایک تہائی کے لگ بھگ ہو سکتے ہیں۔

لیکن اتنی بڑی کثرت پر بھی اے مالک جبروت کل شئی ہم ہی مغلوب اور تمام اہل دنیا ہم پر غالب ہیں۔ کہنے کو چند سلطنتیں بھی ہماری آزاد ہیں۔ مگر ان میں سے بھی چند تو اغیار کے پنجۂ استبداد میں گرفتار اور چند پر کسی نہ کسی طرح غیروں کی نگرانی موجود ہے۔ دنیا کے خواہ کسی حصہ میں خواہ کسی گوشہ میں کیوں نہ ہو کسی مسلم کو حقیقی آزادی نصیب نہیں کہیں مذہب وعبادات پر قیود ہیں کہیں معاشرت و اقتصادیات پر جکڑ بندیاں موجود ہیں غرض دنیا تمام میں صرف ایک مسلم ہی وہ کم نصیب ہے کہ سب کے ظلم و استبداد کا جوا اسکے کاندھے پر لگا ہوا ہے اغیار کی غلامی کا طوق اس کی گردن میں پڑا ہوا ہے۔ غیروں کی زنجیر محکومی اس کے دست و پا کو بستہ ہی نہیں بلکہ شکستہ کر رکھی ہے۔ ذلیل سے ذلیل بھی اس کے منہ آتا اس کو آنکھیں دکھاتا ہے ادنیٰ سے ادنیٰ بھی اس کے سر چڑھنے اس پر چھا جانے کو تیار ہے۔ اے مالک کون و مکان وہ سب کچھ تو غیروں کا عمل تھا جو تیرے نام لیواؤں کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ اب اپنوں کا کیا حال بیان کیا جائے۔ ہونٹ بھی اپنے دانت بھی اپنے۔ شکوہ کیجیئے کس کا گلہ کیجیے تو کس کا جسم کو چونٹی لینے سے جان بے کل ہوجاتی ہے عضو پر زد پڑنے سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے جو کہے تو کہا نہ جائے بن کہے رہا نہ جائے۔ الٰہی کہنے سننے کو تو آج ہم ستر کروڑ مسلمان دنیا میں موجود ہیں۔ مگر ہمارا اجتماع نہ نماز میں ہوتا ہے نہ جہاد میں نہ بین الملی کانفرنس میں۔ نہ بین الاقوامی ادارہ میں ہاں صرف مردم شماری میں جب گنتی ہوتی ہے تو سب شہروں کو قصبوں کو دیہات کو جنگلوں کو ویرانوں کو ملا ملا کر اعداد مردم پر صفر بڑھا بڑھا کر حاصل نکالنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ دنیا بھر میں اب مسلمان ستر کروڑ ہیں اور اس کی خبر جب اخباروں

میں جرائد میں شائع و مشتہر ہوتی ہے تو بس ہم ہیں کہ پھولے نہیں سماتے۔ خوش ہو ہو کے بڑے افتخار سے کہتے پھرتے ہیں کہ لو اس دس برس کے اندر اندر چالیس سے بڑھتے بڑھتے اب ستر کروڑ کی حد تک ہم نے ترقی کر لی ہے۔ بھلا اس انفرادی ترقی سے کیا حاصل ہو سکتا ہے ستر نہیں اگر اس سے دہ گونہ اور زیادتی بھی ہو جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ جب کہ ہم منفرد کے منفرد ہی رہے۔ اس کثرت سے ہم کو نہ قوت اجتماعی حاصل ہوئی اور نہ متحدہ غلبہ نصیب ہوا نہ اغیار کی غلامی کا طوق ہماری گردن سے اترا نہ غیروں کی محکومی کی زنجیروں سے ہمارے دست و پا خلاص پائے نہ مذہب و عبادت پر کے قیود برخواست ہوئے نہ معاشرت و اقتصادیات کے بند تو نے فطرتی آزادی تو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی چشم عبرت بین سے دیکھے تو روز روشن کی طرح صاف نظر آئے کہ دنیا بھر میں اگر کوئی مظلوم ہے اگر کوئی محکوم ہے اگر کوئی محروم ہے اگر کوئی مرحوم ہے تو وہ بس یہی ایک مسلم ہے یہی ایک مومن ہے۔

اے خدائے دوجہاں بے شک ہم قصور مند ہیں بے شک ہم خطا کار ہیں کہ تیرے حکم محکم کی تعمیل نہ کی اتحاد المسلمین کو ہم اپنے ہاتھوں کھو بیٹھے۔ افتراق المومنین کے مصائب میں ہم اپنے پاؤں جا پڑے گو اس کے اسباب کچھ ہی ہوں۔ خواہ ہم میں سے غلطی کسی نے بھی کی ہو لیکن غلطی ضرور کی قصور ضرور ہوا۔ غلط کار ہم ضرور ہیں خطا وار ہم ضرور ہیں۔ اپنی غلط کاری کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ اپنی خطا داری کی سزا ہم پا رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ کیا ہوا ہمارا ہے (ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ۔ ترجمہ بہوٹ بڑا فساد خشکی و تری میں جس کو انسانوں نے اپنے ہاتھ سے کمایا ہے۔

سزادنیوی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی کہ ایک مرکز توحید پر جو قائم تھے وہ بارہ باٹ ہو گئے۔ اصولاً تہتر فرقے بن گئے فروعاً تین سو ساٹھ راہیں نکال لیں جہل تعصب کے توہزار وں طریق ظاہر ہو گئے ان کو گھٹانے مٹانے کی سعی تو نہیں کرتے بلکہ دن بدن اپنی حدت و قابلیت کے اظہار کے لیے فخریہ طور پر نئے نئے مذاہب و مشارب تراشنے کی فکریں کرتے رہتے ہیں اتحاد کی تلقین کے بجائے افتراق کی تعلیم دیتے ہیں۔ اتفاق کے نصائح کے بجائے اختلاف کے وعظ کہتے ہیں۔ متفرق کو اور متفرق مختلف کو اور مختلف بناتے جاتے ہیں۔ بہروں کے کانوں میں شیشہ ڈالتے اندھوں کی آنکھوں میں زہر کی سلائی پھیرتے ہیں۔ کم سمجھوں کو بہکاتے ناسمجھوں کو گمراہ بناتے ہیں۔ ایمان و عقائد کے اصول بدل دئے گئے جو اللہ کے لیے تھا وہ سب غیر اللہ کے لیے ہو گیا عبادات و اعمال میں جدتیں پیدا ہو گئیں معاشرت و معاملات میں ندرتوں نے گھر کر لیا اغیار ہمارے ایمان و اعمال پر الزام لگاتے ہماری معاشرت و معاملات پر نکتہ چینی کرتے ہیں کہ کل تمہارے خدا نے تم کو جو ایک دین ایک مذہب دیا تھا تمہارے نبی نے تم کو جو ایک سنت و ایک عمل پر مجتمع کیا تھا آج وہ کہاں ہے یہ ظاہری امور تھے جو ظاہراً نظر آ سکتے ہیں۔ انہی کو غیروں نے دیکھا اور انہی پر اغیار نے زبان دراز کی مگر اے دانائے راز تو خوب جانتا ہے کہ ہماری اندرونی حالت اس سے کہیں زیادہ بدلی ہوئی ہے۔ تیری توحید خالص میں تشریک خفی و جلی داخل ہو گئی۔ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو نہ ملاؤ۔

تیرے رسول اکرم کی رسالت اتم میں مشارکت مساوی شامل ہو گئی نص

قرآنی میں تاویلات ذہنی کا دخول ہوگیا احادیث نبوی میں موضوعات کا شمول ہوگیا۔ مذہب کو مشارب نے بدل دیا۔ شرع کو رسوم نے ہضم کر لیا۔ عبادت لوجہ اللہ میں غیر اللہ بھی داخل ہوگئے معاملات صادقہ میں کذب و افترا بھی شامل ہوگئے۔ تیری محبت چھوڑ کر ہم غیروں سے محبت کرنے لگ گئے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ترجمہ اور بعض لوگ اللہ کے سوا اوروں کو دوست بناتے ہیں۔ اور اللہ ہی کی سی محبت ان سے کرتے ہیں۔

ہم تجھ کو پکارنے کی بجائے اوروں کو پکارنے لگ گئے:۔

قَالَ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا۔ ترجمہ۔ کہدو ہم سوا خدا کے کیا کسی کو پکاریں جو نہ نفع دے سکے نہ نقصان۔

تجھ سے استعانت چاہنے کے عوض غیروں سے طالب مدد ہوگئے ہم تجھ سے ڈرنے کی بجائے گھر کے چوہوں سے بھی ڈرنے لگ گئے یہ سر تیرے آگے جھکنے کے عوض انسان وحیوان ونباتات وجمادات اجرام فلکی زرات ارضی کے آگے جھکنے لگ گیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ترجمہ اے لوگو جنہیں تم پکارتے ہو سوا خدا کے وہ بھی مثل تمہارے عاجز بندے ہیں۔ اگر تم سچے ہوتے تو وہ تمہاری آوازوں کا جواب دیتے۔

مساجد کی جگہ مشاہد نے لے لی۔ معابد پر مفاسد نے قبضہ جما لیا ہر شخص مجتہد العصر ہے۔ ہر گھر دو اینٹ کی مسجد جدی ہے نہ یہ اس کی اقتدا کرتا نہ وہ اس کا مقلد

بنتا ہر ایک کا باوا آدم نرالا ہے یہ اندرونی باتیں فروع سمجھی جا کر اس سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے مگر حقیقت میں یہ ایسے فروع ہیں کہ جو اصل کو مجروح کرتے جاتے ہیں یہ ایسے جزو ہیں کہ جو کل کی جڑیں کاٹتے رہتے ہیں مگر خبر نہیں ہوتی کہ ہم نزول میں جا رہے ہیں۔ یا عروج پا رہے ہیں۔ یہ باتیں اتنی کثیر ہیں کہ جو بیان سے باہر ہیں ان کے کہنے کی زبان میں طاقت نہیں ان کے لکھنے کی قلم میں قوت نہیں ان کے سننے کی دل میں تاب نہیں۔ اگر کوئی کہے کوئی سنے تو ابھی زبان خشک ہو جائے دل میں شقاق پڑ جائیں جگر کے ٹکڑے ہو جائیں الغرض یہ ناگفتہ بہ ہیں اے خداوندا جب ہمارا ایمان بدلا ہوا اعمال بدلے ہوئے سیرت بدلی ہوئی صورت بدلی ہوئی ایک دوسرے کو کافر کہتے مشرک بناتے ہیں۔ ایک دوسرے سے حسد کرتے تعصب برتتے ہیں ایک دوسرے کا عدو دشمن بن رہا ہے تو پھر اس نوبت پر مسلمانوں کے باہم انس و محبت کس طرح پیدا ہوگا اخوت اسلامی کے برکات کیسے حاصل ہوسکیں گے ہماری برباد شدہ عظمت و شوکت ہماری گئی ہوئی خلافت و حکومت ہماری کھوئی ہوئی دولت و ثروت ہمارا گم شدہ جاہ و جلال ہمارا تلف کردہ فضل و کمال پھر ہم کو کس طرح مل سکے گا اتحاد و اتفاق باہمی کو کھو کر ہم (خسر الدنیا والاخرہ) کے مصداق بن گئے فلاح دارین کے فیضان سے محروم ہو گئے۔ یہ کوئی چھوٹی شے ہم سے گم نہیں ہو گئی بلکہ ایک بہت بڑی چیز کو ہم نے اپنے ہاتھوں کھو دیا ہے۔ اب دنیا کے جتنے بھی تنزلات میں ہم غرق ہوں کم ہے عالم کے جتنے بھی مزلات میں ہم گرفتار رہوں کم ہے۔

الہٰی تو نے اس کی خبر دی تھی مگر ہم نے اس سے بے اعتنائی کی آخر میں اس کے مصداق بن کر رہے (اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم ترجمہ مسلمانو اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی اور مت جھگڑو آپس میں ورنہ تمھاری ہوا بگڑ جائے گی۔ تمہارا اقبال اوبار سے بدل

جائے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حالانکہ دنیا کی قوت اجتماعی کو ہم دیکھتے ہیں عالم کے متحدہ غلبہ کو ہم مشاہدہ کرتے ہیں انکے پرطاقت اثرات سے ہم خود متاثر ہو ہو کر دبتے پستے اور نیست ونابود ہوتے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم کو عبرت حاصل نہیں ہوتی پھر بھی ہم سبق نہیں لیتے (فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔ ترجمہ۔ عبرت پکڑو اے صاحب نظرو) ہم پڑھتے بھی ہیں ہم لکھتے بھی ہیں ہم مشاہدہ بھی کرتے ہیں ہم محسوس بھی کرتے ہیں کہ قوت اجتماعی کی ضرورت کو انسان سے لیکر ایک ذرہ بے مقدار تک کے لئے خود انکی بقا وارتقا کے واسطے قدرت نے ان کو فطرت میں پیدا کر دیا ہے جبتک دو چیزوں کا آپس میں باہم ملاپ نہیں ہوتا کوئی ایک کام بھی نہیں بنتا باوصف اس کے ہم ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے حسب احکام قرآنی (وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ ترجمہ تم میں ایک جماعت ایسی بھی ہو کہ جو خیر کی طرف لوگوں کو بلائے اور اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے)۔

اگر کوئی نصیحت کرے تو اس کے گلے کا ہار بن جائیں خدائی احکام سنائے تو الٹی تاویلیں کر کے اُسی پر بے دینی کا الزام لگائیں جب پڑھے لکھوں کا یہ حال ہے تو پھر جہلا کا کیا پوچھنا وہ تو مارے تو غازی مرے تو شہید کی ٹھان کر اچھے خاصے مقابلہ پر اتر آتے ہیں اس طرح اب تک لاتعداد بے گناہوں کی عزیز جانیں تلف ہو چکی ہیں عدالتوں میں بے شمار مقدمات دائر ہو چکے ہیں۔ بے خطا قیدیوں سے محبسوں کے محبس بھر چکے ہیں پیروی میں ان گنت روپیہ کی بربادی ہو چکی ہے۔ اگرچہ خدائی احکام موجود ہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ۔

ترجمہ۔ بیشک وہ لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہے ہم نے آیات بینات سے اور ہدایت سے بعد اس کے کہ بیان کیا ہے ہم نے لوگوں کے لئے کتاب میں (یعنی قرآن میں) پس چھپانے والے وہ لوگ ہیں کہ جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے)

اے منتقم حقیقی بس اب ہمارے نافرمانیوں کی بھی حد ہو چکی دنیوی سزا تو ہم بھگت رہے ہیں اور خوب بھگت رہے ہیں اگر اس پر پھر اخروی سزا بھی دی گئی تو پھر ہم کہیں کے نہیں رہیں گے پھر ہمارا کہیں ٹھکانہ نہیں پھر ہمارا کوئی پرسان حال نہیں اگرچہ ہمارے قصور حد سے زیادہ ہو گئے ہیں ہم قابل سزا و انتقام ضرور ہیں لیکن ان کی سزا سخت ہو گی ان کا انتقام شدید ہو گا۔ مگر ہم میں اس سزا کا تحمل نہیں ہم میں اس انتقام کی برداشت نہیں۔

دعائے اتحاد المومنین

اے ارحم الراحمین تونے یہ ارشاد فرمایا ہے (اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ ترجمہ۔ مگر جنہوں نے برائی کرنے کے بعد توبہ کرلی اور اپنی حالت کی اصلاح کرلی تو بیشک خدا کو بخشنے والا مہربان پائیگے)

الٰہی ہم اعتراف کرتے ہیں کہ بیشک ہم سے قصور ہوا خطا ہوئی حکم عدولی ہوئی مگر اب ہم تیری بارگاہ قدسی میں سب ملکر سر جھکاتے ہیں بصد اخلاص دل توبہ کرتے ہیں۔ (اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ بیشک وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔)

اے مقلب القلوب تو ہمارے دلوں سے حسد و تعصب کو اور خیالات فاسدہ توہمات باطلہ کو نکال دے نفاق و برائی کو دور کردے باہمی اختلاف و افتراق کو مٹادے اسلام کی حقانیت و صداقت کے انوار کو ہمارے قلوب میں بھردے دین متین کے صراط مستقیم کی طرف ہم سب ملکر رجوع کرتے ہیں تو اپنے صراط مستقیم پر ہم سب مسلمانوں کو اکھٹا کردے۔ اے جامع الناس باوجود غرق معاصی ہونے کے ہم تیری رحمت سے ناامید نہیں ہوئے بلکہ تجھ ہی سے توقع رکھتے ہیں کہ تو ہماری خطاؤں کو معاف فرمائیگا اور ہم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائیگا کیونکہ یہہ تیرا ہی ارشاد ہے (یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ ترجمہ اے میرے بندو تم نے جو نافرمانیاں کرکے اپنے پر ظلم کرلیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید

مت ہو توبہ کرکے اصلاح کرلو تو بیشک اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا کیونکہ وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔)

اے مجیب الدعوات ہم سب تیری درگاہ عالی میں عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ تو اپنے فضل وکرم سے ہماری خطاوں سے درگذر ہم پر اپنے عنایات کا نزول فرما ہمارے باہمی اختلاف وافتراق کو دور کردے ہم سب مسلمانوں کو متحد الاسلام متفق الایمان کرکے ایک ہی مرکز توحید پر جمع کردے۔ بلکہ ہم سب مسلمانوں کو تو اپنے صراط مستقیم پر قائم رکھ اور ہم سب مسلمانوں کو تو ایک دل اور ایک ارادہ ایک مقصد ایک زبان ایک بیان ایک عقیدہ ایک طریقہ ایک رنگ بنا دے اور وہ طریقہ تیرے رسول برحق کی سنت حقہ کا طریقہ ہو اور وہ رنگ تیری وحدت یکتا کا رنگ ہو (صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ترجمہ۔ سب رنگوں سے اللہ کا رنگ بہتر ہے۔)

الٰہی تو ہمارے ایمان وعقائد کو خالص توحیدی کردے ہمارے اعمال کو خالص سنت نبوی کا متبع بنادے اور ہمکو تو ایسی توفیق عطا کر کہ ہم تیری اور تیرے رسول صادق کی اطاعت میں سرمو فرق نہ کرنے پائیں ہمارے اسلاف کی ہم میں ہمت جرات اور جذبات مذہبی پیدا کردے کہ ہم بھی ایکبار تیری راہ میں کمربستہ ہوکر چل کھڑے ہوں اور صداقت دینی کے شعل کو ہاتھوں میں لیے ہوئے پرچم اسلامی کو سروں پر لہراتے ہوئے نعرۂ توحید کی آوازوں کو بلند کرتے ہوئے دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک کلمۃ الحق کو پہنچا دیں تیری مدد سے ہم بھی عالم [illegible] گزرتے [illegible] کوشاں کے دنیا بھر میں تیری توحید کو پھیلا دیں باطل مغلوب ہو اور حق [illegible] آ جائے۔

وجہ تالیف کتاب

بندۂ ہیچمداں

غلام یسین خاں قائم خانی الحیدر آبادی موروثی جمعدار رسالہ خاص آصفجاہی
فوج بے قاعدہ نظم جمعیت سرکار عالی ۔

مؤلف کتاب ہذا

جمیع حضرات اہل اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ میں کوئی عالم فاضل نہیں ہوں اور نہ کوئی علمی مظاہرہ کرنا چاہتا ہوں بلکہ ایک سپاہی ہوں اپنے مطالعہ میں جو چیز بہتر نظر آئی اس کو میں نے برادران دینی کی خدمت میں پیش کردینا احسن و اعلیٰ سمجھا ہوں ۔ چنانچہ رسالتہ المکاتیب فی رویۃ الثعالب والغرابیب میں ایک خط منقول ہے جو مجتہد متاخرین شیعہ علامہ نور اللہ ثالث کے فرزند نے جواباً سبحان علیخان شیعی کے نام لکھا ہے جس کا مضمون بزبان فارسی یہ ہے ۔

"لیکن اشکال ہمین است کہ ناصب احادیث طریقۂ امامیہ را التقاط کردہ بالفعل پنج جزو بغلط کتاب ابرام لبصارۃ العین یا چہ نام دارد فرستادہ دراں

حدیث بسیط از تفسیر منسوب بہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام قصۂ ہجرت در مدح (ابوبکرؓ) نقل کردہ لہذا اگر تالیفش و تالیف بندہ بدست کسے از مذہبین یا بہ مذہبی غیر اسلام افتد وا حسرتا وا اسفا معاذ اللہ حکم متعارضاً و تساقطاً کند پس مدبر عالم جلت قدرتہ زبان ظہور صاحب الامر و الزمان زود برساند تا این اختلاف از میان برخیزد)"

پس اس کے دیکھنے سے مجتہد صاحب کی صداقت گوئی و حقیقت طلبی او حترام کلام امامؑ عالیمقام سے میں بہت متاثر ہوا ۔ چونکہ مسئلہ تفضیل شیخینؓ میں تو صدہا کتب مستند و احادیث صحیحہ و تاریخ و سیر و روایات ثقہ و معتبر دیکھنے میں آے ہیں اور علما و مشائقین حضرات کی تعلیم و تلقین اور واعظین و مقررین اصحاب کے وعظ تفہیم میں بھی اہل سنت ہی کی کتب و روایات سماعت کئے گئے ہیں اس لئے مجھے خیال پیدا ہوا کہ طریق اہل تشیع کی کتب مستند و روایات معتبر کو بھی دیکھا جائے کہ اس مسئلہ خاص میں علما و فضلا و محدثین و مجتہدین شیعہ کے کیا منقولات ہیں اور حضرات ائمہؑ اہل بیت کرام کے کیا ارشادات ہیں چنانچہ جب میں نے اس کام کا آغاز کیا تو مطالعہ کے ساتھ ساتھ اس کا ماخذ بھی قلمبند کرنے لگا ۔ بہ مصداق جویندہ یابندہ اس دریائے منقولات علما شیعہ متقدمین و بحر ارشادات ائمہؑ اہلبیت کرام سے بہ صد تلاش گوہر وہ گوہر نایاب میرے تجسس کے ہاتھ لگے کہ جن کی جلا خود ائمہؑ اہلبیت کرام نے اپنے دست خاص سے دی ہے اور جو ہر طرح سے مسئلہ تفضیل شیخینؓ کو تسلیم کرنے کے لیے کافی و وافی ہیں ۔ اگرچہ جمیع فرقہ ہائے اہل اسلام کے یہاں تحت نصوص آیات قرآنی و احادیث رسالت پناہی و حالات موقوعہ کے فضیلت شیخینؓ کا مسئلہ ایک مسلمہ و منفصلہ امر ہے لیکن فرقہ شیعہ کے یہاں اس میں اختلاف ہے ۔

اور زمانہ جیسے جیسے ممتد ہوتا چلاجاتا ہے یہ اختلاف بھی متاخرین شیعہ میں استحکام پاتا چلا آرہا ہے مگر مجتہد متاخرین شیعان ابن نوراللہ شہید نے جو اپنے متذکرہ خط میں حضرت امام عسکری علیہ السلام کی تفسیر قرآنی سورۂ بقر کے بیان میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ثنا وصفت کو دیکھکر اپنے طریقۂ امامیہ کے اختلاف سے نہ صرف الحذر کیا ہے بلکہ بارگاہ رب العزت میں استدعا کی ہے کہ ظہور حضرت امام مہدی آخر زمان جلد ہو تا یہ اختلاف رفع ہو جائے۔ اگر دیگر حضرات شیعہ متاخرین بھی مثل مجتہد موصوف کے بارگاہ مقلب القلوب میں اس اختلاف کے رفع ہونے کی خلوص دل سے استدعا کریں اور اپنے اکابرین متقدمین کے منقولات مندرجہ کتاب ہذا پر غور فرمائیں اور بالخصوص حضرات ائمۂ اہلبیت کرام رضوان اللہ علیہم کے ارشادات کا (جو کہ اس کتاب کا ماحصل ہیں) تمسک کریں تو کوئی مشکل نہیں کہ یہ مسئلہ ابھی حل نہ ہو جائے اور کوئی عجب نہیں کہ یہ اختلاف ابھی رفع نہ ہو جائے۔ چونکہ فضیلت شیخین میں جو روایات کتب اہل سنت میں آئے ہیں۔ وہ بہت کثرت سے ہیں۔ اس لیے از آن جملہ صرف وہی روایات اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ جو کہ خاص ائمۂ اہلبیت کرام سے آئے ہیں باقی کو یہاں اس لئے نہیں لکھا گیا کہ سب ان سے واقف ہیں اور اس مختصر میں اتنی گنجائش بھی نہیں ہے اور اکابر شیعان متقدمین کے بھی وہی منقولات اس میں درج ہیں جو انہی کی کتب مستند و روایات معتبر سے آئے ہیں۔ اور ائمۂ اہلبیت کرام کے وہی ارشادات زیب رقم ہوئے ہیں جو کہ بطریق شیعہ کتب مستند شیعہ و روایات معتبر شیعہ سے آئے ہیں۔ (باستثناے اہل علم) عامۃ المسلمین ان ارشادات ائمۂ اہل بیت کرام سے ناآشنا ہیں ان کے جمع کرنے سے یہاں یہ فائدہ مرتب ہوگا کہ ایک تو ان کے مطالعہ سے لوگ آشنا ہو جائیں گے

دوسرے فیوضات و برکات سے مستفید ہوں گے۔ تیسرے ان کے تمسک سے اس مسئلہ خاص میں مسلمانوں کا باہمی نہ صرف اختلاف رفع ہوگا بلکہ اتحاد بین المسلمین کے قائم ہونے کی توقع بھی کیجاسکتی ہے۔ چنانچہ یہ ارشادات خود بہ خود ایسے واضح علی الصداقت و راجع الی الحقیقت ہیں کہ ان پر کسی جرح و قدح کا محل تو کجا ان میں مزید توضیح و توجیہ کی ضرورت پائی جاتی ہے اور نہ تاویل و تعبیر کی گنجایش باقی ہے بلکہ یہ ایک نہایت صاف و صریح معتبر و مستند ارشادات ائمۂ اہل بیت کرام ہیں جن کا تقدس اہل سنت و اہل تشیع دونوں کے یہاں مسلّم ہے بالخصوص امام الائمہ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب خاتم الخلفاء امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشادات تو قول فیصل کا حکم رکھتے ہیں جو کہ حالات موقوعہ کے اعلیٰ راوی نصوص قرآنیہ کے افضل مفسر احادیث نبویہ کے شارح اکبر حقیقت الامری کے مجتہد اعظم ہیں یہ اہل سنت و اہل تشیع دونوں پر نہ صرف قابل تسلیم بلکہ واجب التعمیل بھی ہیں جن کی توثیق بقیہ حضرات ائمۂ اہلبیت کرام نے کی ہے اور اس کی تصدیق اکابر علماء و فضلاء محدثین و مجتہدین شیعہ متقدمین بھی کرتے ہیں۔ جو خود ان کی کتب ہٰذا مستند و روایات معتبر میں موجود ہیں جن کا حوالہ روایات کے ساتھ کتاب میں دیا گیا ہے الحاصل اسلام کا فرقۂ اعظم یعنی فرقۂ اہل سنت والجماعت اور فرقۂ اوسط یعنی فرقۂ اہل تشیع دونوں متفق البیان و متحد اللسان ہیں کہ (افضل الاصحاب بعد الانبیا خیر البشر) خلیفۃ الرسولؐ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات تقدس مآب ہے اور آپ کے بعد امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے اس پر تمام دیگر فرقہ جات اہل اسلام کا بھی اتفاق ہے غرضکہ مسئلہ تفضیلت شیخینؓ (بین المسلمین مختلفہ نہیں رہا بلکہ متفقہ جمیع اہل اسلام ثابت ہوگیا۔ (فالحمد للہ

رَبّ العَالَمِیْنَ) چونکہ ان ارشادات ائمۂ اہلبیت کرام کو دیکھنے کے لیے متعدد کتب کے مطالعہ کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔ اس لئے بنظر افادۂ عام ان کو بصورت کتاب جمع کرلیا گیا۔ اسم بامسمّٰی اس کتاب لاجواب کا نام بھی۔

(البرہان التحقیق الاظہر فی فضائل الصدیق و العمر) ۔ رکھا گیا اس کتاب کے چار باب ہیں۔ باب اول میں مقدمۃ الکتاب ہے جو حمد و نعت و مدح سلطان الاسلام و خسران و افتراق المسلمین دعائے اتحاد المومنین و وجہ تالیف پر مشتمل ہے باب دوم میں افضیلت شیخین سے متعلق ائمۂ اہلبیت کرام کے وہ ارشادات ہیں جو بطریق اہل سنت انہی کی کتب و روایات سے آئے ہیں۔ باب سوم میں اکابر شیعان متقدمین کے وہ منقولات ہیں جو اس سے متعلق ہوسکتے ہیں۔ انہی کی کتب و روایات سے لئے گئے ہیں باب چہارم میں ائمۂ اہلبیت کرام کے وہ ارشادات ہیں جو بطریق اہل تشیع انہی کی کتب و روایات سے آئے ہیں آخر میں خاتمۃ الکتاب ہے۔ چنانچہ شہر جمادی الاول ۱۳۵۴ھ میں یہ تالیف مکمل ہوی اور شہر جمادی الثانی ۱۳۵۴ ہجری میں کتاب ہذا اَعْظَم اسٹیم پریس میں طبع ہوکر شہر حیدرآباد دکن سے شائع ہوچکی آدمی یا حسنرچ ڈاک بھیجکر مولف سے بلاقیمت طلب کیجاسکتی ہے اور حق طبع بھی باجازت مؤلف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سہو کتابت یا طباعت سے مضمون یا معنی میں جہاں غلطی نظر آئے اہل علم اصلاح فرماکر مشکوری کا موقع عطا کریں۔ فقط۔

باب دوم

ارشادات ائمہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم بروایات معتبر و کتب مستند اہل سنت

ارشاد حق بنیاد

شمس السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

مسند

میں امام محمدؒ نے ابی حفصہ سے روایت کی ہے کہا ابی حفصہ نے کہ میں نے حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی نسبت سوال کیا تو قال جعفر بن محمد کانا امامان عادلان انتولھما وتبرء من عدوھما ثم التفت الی جعفر بن محمد فقال یا سالم السیب الرجل جدہ ابوبکر الصدیق جدی لا تنال بشفاعت جدی محمد ان لم

اکرایتولهما واتبرء من عدوهما) ترجمہ کہا جعفر بن محمد نے کہ وہ دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) امام تھے عادل تھے ہم ان کو دوست رکھتے ہیں۔ بیزار ہیں ہم ان کے دشمن سے۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر جعفر بن محمدؒ نے کہا اے سالم کیا کوئی انسان اپنے جد کو بھی برا کہہ سکتا ہے ابوبکر صدیق میرے جد ہیں نہ نصیب ہو مجھکو شفاعت میرے جد حضرت محمدؐ کی اگر میں ان دونوں سے محبت نہ رکھتا ہوں اور نہ بیزار ہوں ان کے دشمنوں سے

ارشاد حق بنیاد

فخر السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

مسند

میں امام محمدؒ نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امام محمدؒ باقر رضی اللہ عنہ نے (ما رائیت احداً من اھل بیتی الا وھو یتولی لھما۔ ترجمہ۔ نہیں دیکھا میں نے کسی کو اپنی اہلبیت سے لیکن وہ محبت رکھتے ہیں ان دونوں ابوبکرؓ و عمرؓ سے۔

مسند

میں امام محمدؒ نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امام محمدؒ باقر رضی اللہ عنہ نے

(من جہل فضل ابی بکر و عمر جہل السنۃ) ۔ ترجمہ جو جاہل ہے فضیلت ابو بکرؓ و عمرؓ سے وہ جاہل ہے سنت پیغمبرؐ سے۔

ارشاد حق بنیاد

شرف السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

مسند

میں امام احمد نے روایت کی ہے کہ (جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ما کان منزلۃ ابی بکر و عمر من رسول اللہ قال کمنزلتہما منہ الساعۃ) ترجمہ۔ آیا ایک شخص پاس علی بن الحسین کے کہا کیا تھی منزلت ابو بکرؓ و عمرؓ کی پاس حضرت رسول اللہ ؐ کے کہا وہی منزلت تھی جو اب بھی انہیں حاصل ہے (آقرب)۔

ارشاد حق بنیاد

رابع آل عبا نور العین حبیب خدا سید الشباب اہل الجنۃ فی الجنۃ سیدنا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ۔

ابو یعلیٰ

میں ابو مریم نے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا۔

ترجمہ

اے لوگو شب کو میں نے عجیب خواب دیکھا ہے۔ وہ یہ کہ اللہ جل شانہ عرش عظیم پر جلوہ افروز ہے اتنے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ساق عرش پر قیام فرمائے۔ پھر ابوبکر آئے اور حضور اکرمؐ کے دوش مبارک پر اپنا ہاتھ رکھکر کھڑے ہو گئے پھر عمر آئے اور ابوبکر کے دوش پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہو گئے پھر عثمان آئے اُن کے ہاتھ میں اُن کا خون بھرا سر تھا۔ عثمان نے عرض کیا الٰہی تو اپنے بندوں سے پوچھ کہ انھوں نے کس قصور میں میرا سر کاٹا ہے اس کہنے کے ساتھ ہی سر عثمان سے دو خون کے فوارے بلند ہوئے پھر وہ دو خون کے نالے بنکر آسمانوں سے گرتے ہوئے زمین پر جا بہنے لگ گئے۔ بعد سماعت خطبہ بعض لوگوں نے جاکر حضرت علیؓ سے کہا کہ سنئے حسن کیا کہتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جو دیکھا ہے وہ بیان کرتا ہے۔

ارشاد صدق بنیاد

اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب امیر المومنین سیدنا حضرت علیؑ مرتضیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بخاری

میں خدیفقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ پاس کوئی ایسا امر ہے کہ جو قرآن میں نہیں لکھا گیا آپ نے ارشاد فرمایا قسم ہے خدا کی میرے یہاں کچھ نہیں ہے۔ مگر خدا نے مجھکو قرآن فہمی کی سمجھ عطا کی ہے میرے یہاں ایک بیاض ہے جس میں خوں بہا دریای قیدیوں کے احکام میں نے بطور یادداشت لکھ رکھے ہیں۔

مدارک

میں زجاج سے روایت ہے کہ آیت شریف۔

(وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔

ترجمہ جو آیا صدق کے ساتھ اور جس نے تصدیق کی اس کی وہی ہیں صاحب تقوی۔

اس کی تفسیر میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ صدق کے ساتھ آنے والے سے مراد حضرت محمد الرسول اللہ ہیں۔ ان کی تصدیق کرنے والے سے مراد ابو بکرؓ ہیں۔

بخاری

میں امام بخاری نے محمد بن کثیر سے وہ سفیان ثوری سے وہ جامع بن

شداد سے وہ ابویعلی مسند زسے وہ حضرت محمدؒ حنیف بن حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہا حضرت محمد حنیف نے کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ حضرت نبی کریمؐ کے بعد امت میں کون شخص افضل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ میں نے عرض کیا ان کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا عمرؓ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں اسی طرح پھر پوچھوں تو شائد آپ عثمان نہ فرمادیں۔ اس لیے میں نے عرض کیا ان کے بعد تو آپ افضل ہوں گے۔ فرمایا نہیں بیٹا میں تو ایک مسلمان ہوں۔

بخاری و مسلم

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فاروق اعظم کو کفنانے کے لیے جب تخت پر لٹائے تو میں وہاں کھڑا ہوا تھا۔ پیچھے سے کوئی آکر میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہوگئے میں پلٹ کر جو دیکھا تو حضرت علیؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ کو خطاب کرکے حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ آپ کو آپ کے دونوں دوستوں (حضرت نبی کریمؐ حضرت ابوبکرؓ) سے ملائے حضرت نبی کریم کو اکثر یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ تھے میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے کہا میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ چلے میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ داخل ہوئے میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ نکلے۔

ابن ماجہ

میں حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَبُوبکرؓ و عمرؓ سید ا کھول اھل الجنۃ مِن الاوّلین والاخرین اِلّا نبیّین و المرسلین - فرمایا نبی کریمؐ نے ابوبکر و عمر سردار ہیں ادھیڑ عمر والے جنتی لوگوں کے سب اولین و آخرین کے سوائے انبیا و مرسلین کے)۔

مستدرک

میں حاکم نے روایت کی ہے۔ (قلنا لعلی اخبر عن ابی بکر قال ذاک امرءٌ سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل و علےٰ لسان حضرت محمد کان خلیفۃ الرسول اللہ علیہ الصلوٰۃ رضیۃ الدنیا فرضیناہ لدیننا - کہا گیا علی سے کہ خبر دو ابوبکر سے تو کہا علی نے ابوبکر وہ شخص ہیں جن کا نام اللہ نے صدیق زبان جبرئیل پر اور زبان مبارک حضرت محمد پر رکھا تھے وہ خلیفہ رسول اللہؐ کے نماز میں رسول اللہؐ راضی ہوئے اُن سے ہمارے دین کی سرداری کیلئے ہم بھی راضی ہوگئے ان سے اپنی دنیا کی سرداری کے لیے۔

طبرانی

میں روایت ہے۔ (قال علی والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا استبقنا ابو بکر) - کہا علیؓ نے مجھے اس ذات اقدس کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ہم کسی نیکی کی طرف نہیں سبقت کئے مگر ہم سے

ابو بکر سبقت لے گئے)

مسند

میں امام احمد نے روایت کی ہے جس کو ذہبی نے متواتر لکھا ہے اور دیگر کتب حدیث و تاریخ و سیر میں بھی یہ روایت مذکور ہوی ہے۔

(قال علی ابن ابی طالب خیر ھذا الامۃ بعد نبیھما ابو بکر و عمر)

ترجمہ۔کہا علی ابن ابی طالب نے افضل اس امت میں بعد ہمارے نبی کریم کے ابو بکر اور پھر عمر ہیں)

اس روایت کو اسی ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے اسی پر سے ایک لاکھ سے زیادہ علما ومجتہدین نے فضیلت شیخین پر اتفاق کیا ہے از آنجملہ امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد امام مالک اور ان کے شاگرد امام شافعی اور ان کے شاگرد امام احمد حنبل اور ان کے شاگرد امام داؤد اور ان کے شاگرد امام سفیان ثوری اور ان کے شاگرد امام ابولیث اور ان کے شاگرد امام اوزاعی اور ان کے شاگرد امام اسحاق اور ان کے شاگرد امام ابن جریر اور ان کے شاگرد امام ابو ثور اور ان کے شاگرد امام مالک نے تو اپنے جمیع اساتذہ سے اس کا اجماع نقل کیا ہے اور علمار مکہ سے ابن جریج۔ ابن عینیہ۔ سعد بن سالم مسلم بن خالد۔ علمار مدینہ سے امام مالک ابن ابی ذئب۔ عبدالعزیز بن ماحشون علمائے بصرہ سے حماد بن زید۔ حماد بن سلمہ۔ سعید بن ابی عروبہ علمائے شام سے امام اوزاعی سعید بن عبدالعزیز علمائے مصر سے امام ابولیث۔ عمرو بن حارث ابن وہب۔ عبداللہ بن مبارک۔ وکیع بن جراح۔ امام

ابو یوسف عبدالرحمن بن مہدی امام محمدؒ بن حسن امام شافعی۔ امام احمد حنبل۔ اسحاق بن ابراہیم۔ علاوہ ان کے امام بخاری امام ابوداؤد ابراہیم حربی فضیل بن عیاض۔ ابو عبید ابو سلمان درانی۔ معروف کرخی۔ سری سقطی جنید بغدادی سہل بن عبداللہ تستری بھی متفق ہیں اسی پر سے اہل سنت والجماعت کو فضیلت شیخین پر اتفاق ہے۔

طبرانی

میں روایت ہے کہ (قال علی خیر الناس بعد رسول اللہ ابو بکرؓ و عمرؓ لا یجتمع حبی و بغض ابی بکرؓ و عمرؓ فی قلب المومن ترجمہ کہا علی نے خیر البشر بعد رسول اللہؐ کے ابو بکر ہیں پھر عمر ہیں نہیں جمع ہو سکتی میری محبت اور ابو بکر و عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں۔

دارقطنی

میں روایت ہے (عن ابی یحیی قال لا احصی کم سمعت عن علی علی المنبر قال اللہ عز وجل سمی ابا بکر علی لسان نبیہ صدیقاً ترجمہ کہا ابی یحیی نے نہیں گنتی بتا سکتا ہیں کہ کتنے بار سنا میں نے علیؓ سے ممبر پر کہا علیؓ نے کہ کہ اللہ عز وجل ابو بکر کا نام ہمارے نبیؐ کی زبان مبارک پر صدیق رکھا ہے۔

طبرانی

میں روایت ہے کہ (عن حکیم ابن سعد قال سمعت علیا یقول یحلف انزل اللہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق۔ ترجمہ حکیم بن سعد نے کہا سنا میں نے علی سے کہ وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ آتارا ہے اللہ نام ابو بکر کا آسمان سے صدیق۔

مسند

میں بزاز راوی ہے۔

ترجمہ

حضرت علی نے لوگوں سے فرمایا کہ بتاؤ سب میں زیادہ شجیع کون ہے لوگوں نے عرض کیا آپ ہیں حضرت علی نے فرمایا نہیں میں تو اپنے مقابل والے ہی سے لڑا ہوں تم یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ شجیع کون ہے لوگوں نے عرض کیا ہم نہیں جانتے۔ حضرت علی نے فرمایا سب سے زیادہ شجیع ابو بکر ہیں کیونکہ جنگ بدر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عریش بنایا گیا اور حضور اکرمؐ اس میں تشریف فرما ہوئے تو یہ پوچھا گیا کہ حضور اکرم کی پہرہ داری کون کرے گا تاکہ کوئی مشرک یہاں آنے نہ پائے موقع کے لحاظ سے قسم ہے خدا کی کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابو بکرؓ کے وہ تلوار کھینچ کر سامنے کھڑے ہو گئے۔ جب کوئی مشرک ادھر آتا تھا فوراً آپ شمشیر بکف اس پر حملہ آور ہو جاتے

تھے پس ہم سب لوگوں میں ابو بکر ہی اشجع ہیں۔

دار قطنی

میں روایت ہے کہ شیوع ارتداد وعدم ادائی زکواۃ کے موقع پر اس فتنہ کے انسداد کے لیے جو مہم بھیجی گئی اس کے ساتھ حضرت صدیق اکبرؓ بھی بذات خود جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ حضرت علی نے آگے بڑھ کے حضرت صدیق اکبر کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور فرمایا اے خلیفۂ رسول اللہؐ آپ کہاں جاتے ہیں آپ کی ذات تو وہ ہے کہ جس کی نسبت جنگ احد میں خود حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے (یا ابا بکر شم سیفك وامتعنا بك - ترجمہ۔ اے ابو بکر تم تلوار کو میان کر لو اور اپنی ذات سے ہم کو متمتع ہونے دو)

پس اے خلیفۃ الرسول آپ مہم پر تشریف نہ لیجائیے۔ اگر آپ گئے اور وہاں شکست ہو گئی تو پھر بعد آپ کے یہاں کون ایسا شخص ہے کہ جو آپ کی طرح سے نظام اسلام کو قائم رکھ سکے۔

صواعق محرقہ

میں حضرت علی راوی ہیں۔

ترجمہ

مرض الموت میں حضرت رسول کریمؐ نے جس وقت ابو بکر کو نماز کا امام بنا کر

ہماری دین کی سرداری کے لیے مقرر فرمائے اُس وقت میں موجود تھا اور کچھ بیمار بھی نہ تھا۔ جب رسول اللہ ہماری دین کی سرداری کے لئے ابو بکر سے راضی ہو گئے تو دنیا کی سرداری کے لیے بھی ہم ابو بکر ہی سے راضی ہو گئے۔

بخاری

میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں سب سے زیادہ اجر ابو بکرؓ کو اس کا ملے گا جو انہوں نے قرآن مجید کو کتابی صورت میں جمع کر دیا۔

سیرۃ ابو بکر

میں اور دیگر کتب تاریخ و سیر میں بھی یہ روایت موجود ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے جنازہ پر حضرت علیؓ نے لاش سے خطاب کر کے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

ترجمہ

اے ابو بکرؓ۔

(۱) خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

(۲) آپ رسول اللہ کے ساتھ الفت کرنے میں سب سے اول تھے۔

(۳) آپ ایمان میں مخلص تھے۔

(۴) آپ یقین کے پکے تھے۔

(۵) آپ خدا سے بہت ڈرنے والے تھے۔

(۶) آپ نے اللہ کے دین کو نفع پہونچایا۔

(۷) آپ نے رسول خداؐ کی حفاظت کی۔

(۸) آپ تمام صحابہ میں بابرکت تھے۔

(۹) آپ رسول خداؐ کی صحبت کیلئے بہتر تھے۔

(۱۰) آپ کے مناقب سب سے افضل ہیں۔

(۱۱) آپ کے کارنامے سب سے زیادہ ہیں۔

(۱۲) آپ کا درجہ سب سے بلند ہے۔

(۱۳) آپ کا مرتبہ اقرب ہے۔

(۱۴) آپ کی عادت فضل ورحمت سب سے زیادہ رسول اللہ سے مشابہ تھی۔

(۱۵) آپ رسول خدا کے نزدیک سب سے زیادہ اکرم واشرف تھے۔

(۱۶) آپ ہی سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے۔

(۱۷) خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہؐ سے جزا دے۔

(۱۸) جب رسولؐ خدا کی سب لوگوں نے تکذیب کی تو آپ نے تصدیق کی اسی خدانے آپ کو صدیق فرمایا۔

(۱۹) اوروں نے بخل کیا مگر آپ نے جان و مال سے مدد کی۔

(۲۰) آلام و مصائب کے وقت اور لوگ تو بیٹھے رہے مگر آپ کمر باندہ کر کھڑے ہو گئے۔

(۲۱) آپ مشکلات کے وقت معاون رہے۔

(۲۲) آپ دو میں کے دوسرے رسول اللہ کے یار غار ہیں۔

(۲۳) آپ ہجرت میں رسول خدا کے ساتھی تھے۔

(۲۴) آپ خدا کے دین کے خلیفہ و امام تھے۔

(۲۵) ارتداد کے زمانہ مین آپ نے کار خلافت کو عمدگی سے چلایا۔

(۲۶) جب اصحاب کی ہمتیں ٹوٹ گئیں تو آپنے انہیں قوی کیا۔

(۲۷) جب اصحاب سست ہوئے تو آپ نے انہیں چست بنایا۔

(۲۸) آپ کی خلافت میں کسی کو کوئی خلاف تھا نہ نزاع تھی۔

(۲۹) آپ سب سے زیادہ نرم گو تھے۔

(۳۰) آپ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے۔

(۳۱) آپ سب سے زیادہ شجاع تھے۔

(۳۲) آپ کی باتیں شریفانہ اور راستی وصواب پر مبنی ہوتی تھیں۔

(۳۳) آپ امور خلافت کو خوب سمجھتے تھے۔

(۳۴) آپ عمل میں سب سے اشرف تھے۔

(۳۵) آپ کے دل پر بخل نے کبھی قبضہ نہ پایا۔

(۳۶) آپ کی بصیرت میں کبھی ضعف نہ آیا۔

(۳۷) آپ سب کے ساتھ رحم و انس کرتے تھے۔

(۳۸) آپ سب کی مشکل کشائی کرتے تھے۔

(۳۹) آپ مومنوں کے مہربان باپ تھے۔

(۴۰) آپ کوہ وقار و تمکین تھے۔

(۴۱) زمانہ کی باد مخالف کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔

(۴۲) آپ جسم کے کمزور مگر خدا کے کاموں میں بہت قوی تھے۔

(۴۳) آپ اپنے نفس میں حقیر مگر خدا کے نزدیک بزرگ تھے۔

(۴۴) آپ سب کی نظروں میں معزز تھے۔

(۴۵) کوئی آپ پر عیب لگا نہ سکا نکتہ چینی کر نہ سکا۔

(۴۶) آپ کے سامنے عاجز و کمزور اپنا حق پانے تک قوی و غالب رہتے تھے
اور قوی و غالب حق دلانے تک عاجز و کمزور رہتے تھے۔

(۴۷) حقوق کے معاملہ میں اپنے پرائے آپ کے نزدیک برابر تھے۔

(۴۸) آپ کا علم و حزم درائے سب سے بہتر رہتی تھی۔

(۴۹) آپ کا قول فیصل تھا۔

(۵۰) حق و صدق و رفق آپ کی شان ہے۔

(۵۱) اے خلیفہ رسولؐ آپ کی فرقت سے ہم کو بڑا صدمہ پہنچا۔

(۵۲) آج ہم پر ایسی مصیبت آپڑی ہے کہ جس میں ساکنان افلاک بھی ہمارے شریک
حال ہیں۔

(۵۳) اب ہم خدا کے حکم کی تعمیل کرتے اور آپ کو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
کہتے ہیں۔ فقط

باب سوم

منقولات علماء و فضلاء محدثین و مجتہدین شیعان متقدین بروایات معتبر و کتب مستند اہل تشیع۔

کتاب الاعتقادات

میں مجتہد الشیعان ابو جعفر قمی نے لکھا ہے۔

کُلُّ حدیث لا یوافق کتاب اللہ فھو باطل

جو حدیث موافق قرآن کے نہ ہو وہ باطل ہے

فان وجد فی کتب علمائنا فھو مدلس

اگر وہ ہمارے علماء کی کتابوں میں پائی جائے تب بھی جھوٹی ہے

کتاب تصریح

میں مجتہد الشیعان قاضی نوراللہ شوستری نے لکھا ہے اصحاب وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے ہیں۔

کتاب نقض الفضائح

میں مجتہد الشیعان ملا عبد الجلیل قزوینی نے لکھا ہے اثنا عشری خلفا کو ہیں بر آں اتفاق نیست کہ بزرگانند از ۔

آیت شریف

(مہاجرین والانصار والسابقون الاولون والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوعنہ واعد لھم جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا ابدًا۔ ترجمہ ہجرت کرنے والے مدد دینے والے سبقت کرنے والے وہ اولین سے ہیں اور جو لوگ نیکی کرنے میں ان کا اتباع کرتے ہیں راضی ہے اللہ ان سے اور وہ راضی ہیں اللہ سے اور اللہ نے وعدہ کیا ہے ان کو جنت دینے کا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔

کتاب جامع الاستفسار

میں مجتہد الشیعان ملا حیدر املی نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انا کالشمسُ وعلیٌ کالقمرُ واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔ ترجمہ۔ میں مثل آفتاب کے ہوں اور علی مثل چاند کے ہیں۔ اور میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ جو ان کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا ۔

کتاب منہج المقال

میں علامۃ الشیعان نے لکھا ہے فضیل نے روایت کی ہے کہ مجھ سے بریدہ اسلمی نے کہا۔ سنا میں نے حضرت پیغمبر خداؐ سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے اتنا فرمانے کے بعد آپ خاموش ہو گئے ہم میں سے کسی کی جرأت نہ ہوی کہ اس کی صراحت کا سوال کرتے اتنے میں ابو بکرؓ آگئے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابو بکر آپ صدیق ہو اور ثانی اثنین اذ ھما فی الغار ہو پس آپ ہی رسول خدا سے دریافت کرو کہ وہ تین آدمی کون ہیں جن کی جنت مشتاق ہے۔

کتاب عیون الاخبار

میں علامۃ الشیعان نے لکھا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کو میرے لیے چھوڑ دو ان کی کسی برائی کا ہرگز خیال نہ کرو۔

کتاب منہج المقال

میں علامۃ الشیعان نے لکھا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں ارشاد فرمایا ہے کہ ملک شام و فارس میرے قبضہ میں آئے۔

دیگر کتب شیعہ سے ثابت ہے کہ یہ ممالک بعد وصال النبیؐ قبضہ (ابو بکرؓ و عمرؓ) میں آگئے۔ چنانچہ خلفاء کے قبضہ کو اپنا قبضہ ارشاد فرمایا ہے۔

تفسیر القرآن مجمع البیان

میں لکھا ہے کہ آیت شریف۔

(جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ ترجمہ۔

جو آیا صدق کے ساتھ جس نے تصدیق کی اس کی وہی صاحب تقویٰ ہیں)

اس صدق کے ساتھ آنے والے سے مراد حضرت رسول خدا ہیں اور اس کی

تصدیق کرنے والے سے مراد ابوبکر ہیں۔

تفسیر القرآن مجمع البیان

میں لکھا ہے ابن الزوبیر نے روایت کی ہے کہ

آیت شریف

(سَيُجَنَّبُهَا الاتقی الذی یوتی ماله یتزکیٰ وَ ما لاحد عنده من

نعمة تجزیٰ اِلاّ ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ ولسوف یرضیٰ ترجمہ۔

سب سے زیادہ پرہیزگار جہنم کی آگ سے بچایا جائے گا۔ جو دیتا ہے مال اپنے کو پاک

کرنے کے لیے اور نہیں ہے اس پر کسی کا احسان کہ اس مال کے دینے سے اس کا

بدلہ دیا جائے مگر وہ اپنے رب کی خوشنودی کے لیے دیتا ہے اور وہ ضرور آیندہ

خوش ہوگا)

یہ شان میں ابو بکرؓ کے نازل ہوئی ہے جب کہ انہوں نے بلال و عامر بن سیرہ وغیرہ کو خرید کر کے آزاد کیا تھا۔

تفسیر القرآن مجمع البیان

میں لکھا ہے کہ آیت شریف۔

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا۔ ترجمہ وہ سبقت کرنے والے اولین مہاجرین و انصار میں سے اور جو لوگ نیکی کرنے میں ان کا اتباع کرتے ہیں اللہ راضی ہے ان سے۔ اور وہ راضی ہیں اللہ سے اللہ نے وعدہ کیا ہے ان سے جنت دینے کا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں رہیں گے ہمیشہ۔

اس روایت میں عورتوں سے جو سب سے پہلے ایمان لائیں وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں۔ اور مردوں سے جو سب سے پہلے ایمان لائے وہ ابو بکرؓ ہیں چنانچہ اس اول اولیت کے مصداق یہی دو شخص ہیں۔ فقط

باب چہارم

ارشادات ائمہ اہل بیت کرام علیہ التحیۃ والسلام بروایات معتبر وکتب مستند اہل تشیعی۔

ارشاد حق بنیاد

نجم السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام۔

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔

ترجمہ

خداوند عالم نے وحی نازل کی حضرت آدم علیہ السلام پر کہ اے آدم جو لوگ کہ محبت رکھتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی آل سے اور ان کے اصحاب سے ہم ان پر ایسی رحمت نازل فرمائیں گے کہ اگر وہ تقسیم کی جائے

تمام مخلوقات پر تو کافی ہو سب کے لیے اور جو لوگ کہ دشمنی رکھتے ہیں۔حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کی آل سے اور ان کے اصحاب سے ہم ان پر ایسا عذاب نازل فرمائیں گے کہ اگر وہ تقسیم کیا جائے تمام مخلوقات پر وہ سب کے سب ہلاک ہو کر مٹ جائیں۔

تفسیر القرآن

میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔

ترجمہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی کیا میرے اصحاب سے زیادہ بھی تیرے نزدیک کسی اور نبی کے اصحاب کا مرتبہ ہے تو بارگاہ رب العزت سے جواب ملا۔ اے موسیٰ اصحاب محمدؐ کی فضیلت تمام انبیا کے اصحاب پر اس طرح سے ہے جس طرح سے آل محمد کی فضیلت تمام انبیا کے آل پر ہے۔

تفسیر القرآن

میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔

ترجمہ

بوقت ہجرت جبرئیل نے پیغام الٰہی لایا کہ اے محمدؐ رسول اللہ حکم الٰہی ہوا ہے کہ ابوبکر کو آپ اپنا رفیق بنا لیجئے اگر وہ آپ کی پوری موانست کرے اور اپنے عہد پر قائم رہے

تو جنت میں اور اعلیٰ علیین میں بھی وہی آپ کا رفیق رہنے گا اس پر پیغمبر خدا نے ابو بکرؓ
کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے ابو بکرؓ مجھکو تمہارے لئے یہ حکم الٰہی ہوا ہے
کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ سفر ہجرت میں تم میرے ہمراہ رہو اور سب لوگوں
میں یہی مشہور ہو جائے کہ تم ہی نے مجھکو اس سفر پر آمادہ کیا ہے اور کفار قریش
جس طرح میرے قتل کے در پے ہو رہے ہیں اسی طرح تمہارے قتل کے در پے
بھی ہو جائیں اور اس میری رفاقت کے باعث تم پر اقسام کے مصائب و
آلام ٹوٹ پڑیں ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو وہ شخص ہوں کہ اگر
آپ کی محبت میں مجھپر سخت سے سخت ترین بلائیں ٹوٹ پڑیں اور بڑے سے
بڑے عذاب بھی نازل ہوں اور قیامت تک بھی میں انھیں میں گرفتار رہوں
تب بھی میرے نزدیک آپ کو چھوڑ کر دنیا بھر کی بادشاہت قبول کرنا مرگز
ہرگز پسند نہیں آپ پر سے میری جان و مال میرے اہل و عیال قربان ہیں
یا رسول اللہ میں آپ کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا۔

ارشاد حق بنیاد

قمر السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام۔

کتاب عیون الاخبار

میں محدث الشیعان نے لکھا ہے کہ حضرت امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام
سے کسی نے حدیث۔

(اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ ترجمہ۔ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں جو ان کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا) کی نسبت سوال کیا تو آپ نے اس کی تصدیق فرمائی

کتاب بحارالانوار

میں مجتہد الشیعان ملا باقر مجلسی نے بھی حدیث مذکور کی نسبت امام عالیمقام کی تصدیق کی صحت تسلیم کی ہے۔

ارشاد حق بنیاد

شمس السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام۔

کتاب منہج المقال

میں علامۃ الشیعان نے لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام ہمیشہ (ابو بکر) کو (ولدنی ابوبکر الصدیق۔ ترجمہ میرے جد ابوبکر صدیق)۔ کے الفاظ سے یاد فرماتے تھے۔

کتاب کشف الغمہ

میں مجتہد الشیعان ابن اردبیلی نے لکھا ہے۔

ترجمہ

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ کیا تلوار کو چاندی کی نقشی ڈالنی جائز ہے تو امام ہمام نے فرمایا جائز ہے کیونکہ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ڈالی تھی سائل نے کہا کہ آپ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق فرماتے ہیں یہ سنتے ہی امام ہمام غضب آلود ہو گئے۔ اور ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں اگر کوئی اُن کو صدیق نہ کہے تو خدا اُس کے قول کو دنیا و آخرت میں کبھی سچا نہ کرے۔

کتاب مستند

میں علامۃ الشیعان نے لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا ہے (ھما اماما ن عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا فعلیھا رحمۃ اللہ الی یوم القیمۃ۔ ترجمہ۔ وہ دونوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) امام تھے عادل تھے نیک تھے حق پر تھے فوت بھی ہوئے حق پر اللہ رحمت نازل فرمائے ان پر قیامت تک۔

ارشاد حق بنیاد

فخر السادات والشیوخ سیدنا حضرت امام محمد الباقر علیہ السلام۔

کتاب احتجاج

میں مجتہد الشیعان علامہ طبرسی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد الباقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

(لست بمنکر فضل ابی بکر و لست بمنکر فضل عمر و لاکن یقول افضل ابو بکر عن عمر۔ ترجمہ ہم منکر نہیں ہیں افضلیت ابوبکرؓ کے اور ہم منکر نہیں ہیں افضلیت عمرؓ کے لیکن ہم کہتے ہیں کہ افضل ہیں ابوبکرؓ عمرؓ سے بھی)

ارشاد حق بنیاد

شرف السادات و شیوخ سیدنا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔

صحیفۂ کاملہ

میں لکھا ہے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اصحاب النبی کے حق میں ہمیشہ درود پڑھا کرتے تھے۔

اللھم صل علی اصحاب محمد خاصۃ الذین حسن الصحابہ والذین ابلوٗ البلاء الحسن فی نصرہ والذین عجل علیٰ قبول الرسالتہ۔ ترجمہ۔ اے اللہ رحمت نازل فرما اصحاب محمدؐ پر کہ انہوں نے حق صحبت خوبی سے ادا کیا انہوں نے سب مصیبتوں کو اپنے نبیؐ کی اعانت میں برداشت کیا اپنے نبی کی مدد میں کمی نہ کی اور رسالت کے قبول کرنے میں جلدی کی۔

ارشاد حق بنیاد

خامس آل عبا نور العین مصطفی سید الشباب اہل الجنۃ سیدنا حضرت امام حسین شہید کربلا علیہ السلام۔

کتاب کافی

میں محدث الشیعان نے لکھا ہے۔

(قال ابی عبد اللہ علیہ السلام قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان علی کل حقیقۃ وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ۔ ترجمہ کہا ابی عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات حقیقت پر مبنی ہوتی ہے وہی بھلائی پر ہوتی ہے بے لواث حدیث کو جو موافق ہو کتاب اللہ کے اور جو مخالف ہو کتاب اللہ کے اس کو چھوڑ دو۔

کتاب عیون الاخبار

میں مجتہد الشیعان قاضی نور اللہ شوستری نے رقعہ ہشتم میں لکھا ہے کہ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر صحابہ کے سامنے حضرت امام حسین علیہ السلام کے روبرو ارشاد فرمایا۔

ترجمہ

ابو بکر گوش من ست و عمر چشم من ست و عثمان دل من ست۔

ارشاد حق بنیاد

رابع آل عبا نور العین مصطفےٰ سید الشباب اہل الجنۃ سیدنا حضرت امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام۔

تفسیر القرآن

میں حضرت امام حسن علیہ السلام نے یہ قصہ لیلہ تحریر فرمایا ہے۔

بیت

اطلع اللہ قلبک و وجد ما فیہ۔

مطلع ہو گیا اللہ ابو بکر کے دل کی بات سے اور پا لیا جو انمیں تھا۔

موافقا لہا الیٰ اذ یقولُ الصاحبہ

موافقت فرمائی قرآن میں اپنے نبی کے قول کی جو آپ نے اپنے مصاحب سے کہا تھا

کتاب معانی الاخبار

میں علامۃ الشیعان ابن بابویہ قمی نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امام حسن علیہ السلام نے کہ۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ابا بکر منی بمنزلۃ السمع و ان عمر منی بمنزلۃ البصر و ان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ۔ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ابو بکر مثل میری سماعت کے ہے اور تحقیق عمر

مثل میری لعبارت کے ہے اور تحقیق عثمان مثل میرے دل کے ہے۔

ارشاد صدق بنیاد

امام الائمہ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب امیر المومنین سیدنا حضرت علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام۔

نہج البلاغت

میں مجتہد الشیعان مولف شریف مرتضیٰ نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے
الایمان ایصارك الصدق حیث یضرك علی الکذب حیث ینفعك۔ ترجمہ ایمان کی علامت یہ ہے کہ سچ بولنے کو مقدم کرے۔ جھوٹ پر جہاں سچ کہنے میں ضرر ہوتا ہو وہاں بھی سچ کہے جہاں جھوٹ بولنے میں نفع ہوتا ہو وہاں بھی سچ کہے۔

نہج البلاغت

میں مجتہد الشیعان مولف شریف مرتضیٰ نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے۔ انی واللہ لو یقتم واحدٌ وھم طلاع الارض کلھا ما بالیت ولا تسو وحشت ترجمہ خدا کی قسم ہے اگر میں تنہا بھی ہوں اور مخالف زمین بھر کے بھی ہوں تب بھی بن تقیہ کر دوں گا۔ اور نہ مجھ پر کوئی خوف و دہشت طاری ہوں گے۔

۱۷۰۹۱

شرح نہج البلاغت

میں محدث الشیعان شارح ابن میثم بحرانی نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے ماکنت الارجلامن المہاجرین اورردت کما اوردوا واصدر کما اصدروا۔ ترجمہ میں بھی مہاجرین سے ایک مہاجر ہوں اگر وہ راہ یاب ہوئے ہیں تو میں بھی راہ یاب ہوں اور اگر وہ گمراہ ہوئے ہیں تو میں بھی گمراہ ہوں۔

نہج البلاغت

میں مجتہد الشیعان مولف شریف مرتضیٰ نے حضرت امیر علیہ السلام کا وہ خط جو آپنے والی شام کو تحریر فرمایا تھا نقل کیا ہے اس میں حضرت امیر علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (القوم الذین بایعوا ابابکرؓ و عمرؓ۔ ترجمہ مجھ سے اسی قوم نے بیعت کی ہے جو ابو بکر و عمر سے بیعت کی تھی)

کتاب منہج المقال

میں مجتہد الشیعان شارح ابن میثم بحرانی نے لکھا ہے کہ جب خلیفہ عمر نے غزوہ فارس وروم پر بذات خود جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضرت امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ (لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ۔ ترجمہ اگر آپ جنگ پر گئے تو بعد آپ کے کون ہے ایسا مرجع کہ جس کی طرف رجوع ہوں گے ہم

کتاب احتجاج

میں علامۃ الشیعان طبرسی نے لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے کہ۔
(کنا معہ ای مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ جبل الحراء اذ التحرک الجبلُ فقال النبی لہ قف یا جبل فانہ لیس علیک الا النبی والصدیق وَالشھیدُ۔ ترجمہ ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرا کی پہاڑی پر حرکت میں آیا پہاڑ فرمایا نبیؐ نے ساکت ہو اے پہاڑ نہیں کوئی تجھ پر سوائے نبی کے صدیق کے اور شہید کے
دیگر کتب شیعہ سے ثابت ہے کہ اس وقت ہمراہ نبیؐ کے ابوبکرؓ تھے اور علیؓ۔

کتاب معتبر

میں علامۃ الشیعان شیخ حلی نے لکھا ہے کہ سر منبر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے
اسلمت قبل ان اسلم (ابو بکرؓ)۔ اسلام لایا میں جب اسلام لا چکے تھے ابو بکرؓ)

نہج البلاغت

میں مجتہد الشیعان مولف شریف مرتضیٰ نے لکھا ہے کہ دوران خطبہ میں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے۔

ترجمہ

(۱) کہاں ہیں وہ لوگ۔

(۲) جنھیں اسلام کی دعوت دی گئی تو اس کو قبول کر لیا
(۳) قرآن پڑھا تو اسے یاد کر لیا۔
(۴) جہاد کے لئے بلائے گئے تو دودھ دینے والی اونٹنیوں کو شیر خوار بچوں سے چھڑا کر حاضر ہو گئے۔
(۵) مقابلہ پڑا تو تلواریں میان سے کھینچکر ڈٹ گئے۔
(۶) چڑھائی کی تو جماعت بہ جماعت صف بہ صف ہو کر اطراف عالم کو لے لیا۔
(۷) جنگ میں کوئی مارا گیا کوئی بچ رہا نہ تو زندوں کی خوشخبری دی گئی نہ مردوں کا پرسہ لیا گیا۔
(۸) یاد خدا میں روتے روتے ان کی آنکھیں سوجھ جاتی تھیں۔
(۹) روزے رکھتے تھے تو ان کے پیٹ پیٹھ سے لگ جاتے تھے۔
(۱۰) دعا کرتے کرتے ان کے لب خشک ہو جاتے تھے۔
(۱۱) جاگتے جاگتے ان کی رنگت زرد پڑ جاتی تھی۔
(۱۲) ان کے چہرے عاجز لوگوں کی طرح سے غبار آلود رہتے تھے۔
(۱۳) یہی لوگ میرے بھائی تھے جو چلدیے۔
(۱۴) ہمیں ان لوگوں کی اس وقت از حد ضرورت ہے۔
(۱۵) ہم کو زیبا ہے کہ اُن کی جدائی کے صدمہ سے اپنا ہاتھ کاٹ کھائیں۔

نہج البلاغت

میں مجتہد الشیعان مولف شریف مرتضیٰ نے لکھا ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کے دس

صفات کو اپنے خطبہ میں حضرت امیر علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمایا ہے

ترجمہ

لوگو! جان لو خلیفہ ابو بکر و خلیفہ عمر نے۔

۱۔ خلقت کو کج رفتاری سے نکال کر صراط مستقیم پر لایا۔

۲۔ امراض نفسانیہ کا وعظ و پند سے معالجہ کیا۔

۳۔ پیغمبر خدا کی سنت کو قائم کیا۔

۴۔ ملکوں کا ایسا بندوبست کیا کہ ان کے زمانہ میں کچھ فتنہ و فساد رونما ہونے نہ پایا۔

۵۔ ان ہردو نے خلافت کی خوبی پائی اور اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۶۔ یہ ہردو خاشاک ملامت سے پاک دامن گئے۔

۷۔ خدا کی اطاعت جیسی کرنا چاہئی انہوں نے کیا۔

۸۔ خدائی حق انہوں نے بخوبی ادا کیا۔

۹۔ مخلوق کا ایسا انتظام کیا کہ ان کے بعد سب حیرت و تشویش میں پڑ گئے۔ ان کے وقت کا امن پھر نہ میسر ہو سکا۔

۱۰۔ ان کے زمانہ میں سب لوگ متحد تھے ان کے بعد مختلف ہو گئے

کتاب اطواق الحمامہ فی مباحث الامامہ

میں اکابر الشیعان مجتہد موئد باللہ یحیٰی ابن حمزہ زیدی نے لکھا ہے۔

ترجمہ

روایت کی سوید ابن عفلہ نے کہ گذر ہوا میرا ایک قوم پر کہ جو حقارت کرتی تھی (ابو بکر و عمر) کی نسبت سردار قوم اس کا عبداللہ ابن سبا تھا پس میں نے خبر کی اس حال کی حضرت امیر علیہ السلام کو اور کہا میں نے کہ سب سے اول تحقیر کی ہے ابن سبا نے یہ لوگ جو بات کہتے ہیں شاید یہ ضرور ہے جس کو آپ ہم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اگر اس بات کی کوئی اصل نہ ہوتی تو ایسا کہنے کی بھی ان لوگوں کو جرات نہ ہوتی۔ یہ سنکر حضرت امیر علیہ السلام نے کہا الہی تو مجھکو اس سے پناہ دے اور ان دونوں پر رحم فرما یہ کہکر حضرت امیر علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں تشریف لائے اور ممبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور اپنی ریش مبارک ہاتھ میں پکڑ لی کہ وہ سفید تھی اور چشمان مبارک سے اشک رواں تھے جو ریش اقدس پر سے بہہ رہے تھے آپ مسجد کی ہر سمت نظر فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ لوگ آ آکر جمع ہو گئے اس کے بعد آپ نے ممبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ کیا حال ہے اس قوم کا کہ جو ذکر کرتی ہے۔

۱- دو بھائیوں کا (ابو بکر و عمر کا-)

۲- دو رفیقوں کا۔

۳- دو وزیروں کا رسول خدا کے۔

۴- اور دو سرداران قریش کا۔

۵- اور صاحب رسول اللہ کا۔

۶۔ اور مسلمانوں کے باپ کا۔

۷۔ یہ جو ذکر کرتی ہے وہ قوم میں اس سے بیزار ہوں۔

۸۔ اور میں اس جرارت کی اس کو ضرور سزا دوں گا۔ کیونکہ یہ جن کا ذکر کرتی ہے

۹۔ وہ ساتھی تھے رسول خدا کے۔

۱۰۔ وہ حکم خدا میں کوشش حکم کرتے تھے۔

۱۱۔ اور باز رکھتے تھے ضرورت پر۔

۱۲۔ وہ جھگڑے نہ بناتے تھے۔

۱۳۔ وہ سزا دیتے تھے۔

۱۴۔ رسول خدا ان کی سی رائے اور کسی کی نہ سمجھتے تھے۔

۱۵۔ رسول خُدا ان کی طرح سے کسی اور کو دوست نہ رکھتے تھے اس لئے کہ ان کی عادتوں کو حکم الٰہی میں بہتر سمجھتے تھے۔

۱۶ جب وفات پائی رسول خدا نے ان دونوں سے راضی تھے اور سب مسلمان بھی ان سے راضی تھے۔ اس لئے کہ اپنے کام میں انہوں نے مسلمانوں سے کچھ فرق نہ کیا۔

۱۷۔ ان دونوں نے جو کچھ کیا حسب مصلحت رسول خدا کے کیا حیات رسول میں بھی اور وفات کے بعد بھی۔ اور یہ دونوں اسی حال پر رہے۔ اور اسی حال پہ وفات پائے۔

۱۸۔ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے وہ خدا جو تخم کو چیر کر درخت نکالتا ہے، اور جس نے جان پیدا کی ہے۔

۱۹۔ جو دوست ہے ان دونوں کا وہ مومن بلند مرتبہ ہے۔

۲۰۔ جو دشمن ہے ان دونوں کا وہ بدنصیب خارج از دین ہے۔

۲۱۔ پس محبت ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی قربت حق ہے اور بغض ان کا بے دینی ہے

شرح نہج البلاغت

میں محدث الشیعان شارح ابن ہیثم بحرانی نے لکھا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ایک شخص کو جواباً جو خط تحریر فرمایا ہے اس کی نقل یہ ہے۔

ترجمہ

تونے کہا کہ اللہ نے اپنے رسول کے لیے مسلمانوں میں مددگار انتخاب کیے جن کے ساتھ اپنے رسول کی تائید فرمائی اور وہ اپنے اسلامی فضائل کے موافق اپنے اپنے مرتبے پر تھے۔ اور جس طرح تو کہتا ہے ان میں سے اسلام میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ اللہ و رسول کے خیر خواہ (خلیفہ ابوبکر اور خلیفہ کے خلیفہ عمر) تھے مجھکو اپنی زندگی کی قسم ہے اسلام میں ان ہر دو (ابوبکر و عمر) کا مرتبہ سب سے (افضل) ہے اور ان کی موت کی مصیبت اسلام میں زخم کاری ہے (اللہ ان ہر دو (ابوبکر و عمر) پر رحمت نازل فرمائے اور ان کے بہترین اعمال کی ان کو جزائے خیر دے فقط

سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

خاتمۃ الکتاب

بفضلہ تعالیٰ شانہٗ (فضیلت شیخینؓ) میں اسلام کے فرقوں سے فرقۂ شیعہ کا جو اختلاف مشہور تھا۔ وہ اس تحقیق کے بعد (براہین قاطع و دلائل واضح) کے تحت بروایات معتبر و کتب مستند اہل سنت و اہل التشیع تحت نصوص قرآنی و احادیث نبویہ بنا ہی خاص ارشادات ائمہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم سے مبدل باتفاق ثابت ہوا کیونکہ متقدمین کے اقرار سے متاخرین کو کبھی انکار نہیں ہو سکتا اسلاف کا اعتراف اخلاف کو پابند کر آتا ہے جبکہ سلف کا اجتہاد خلف کا مکلف ہو اور روایات کا جزوی تخالف اصولی اتفاق کو زائل نہیں کر سکتا اصول مذہبی تحت نصوص ہی قائم ہو سکتا ہے شعار اعتقادی اتباع ہی سے باقی رہ سکتا ہے بعون تعالیٰ غرائمہ اس مسئلہ خاص میں جملہ ادلہ جمع و ثابت ہو چکے ہیں اب کوئی امر مابہ البحث باقی نہیں رہا بالخصوص امام الائمہ حضرت امیر علیہ السلام کے ارشاد صدق بنیاد یعنی (قول فیصل برہان اکمل) کے بموجب حضرات شیخین خلیفۃ الرسول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق و امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضوان اللہ علیہم کا (افضل الاصحاب بعد الانبیاء خیر البشر) ہونا درجۂ یقین کو پہنچ چکا ان ارشادات قدسیہ کی اگر توضیح و تشریح کی جاتی تو ایک دفتر عظیم ہوتا اس لئے صرف اصل مضمون پر اکتفا کیا گیا چونکہ یہ مسئلہ کئی مسائل کا جامع ہونے سے شرعی حیثیت رکھتا ہے اور موجب ارشاد حضرت اسد اللہ الغالبؑ اعتقادات دینی سے بھی متعلق ہے اس لئے مولف کتاب ہذا۔ بلا تفریق فرقہ بندی عامۃ المسلمین اصحاب سے بالعموم علماء و مشائخین

واعظین و مقررین حضرات سے بالخصوص مستدعی ہے کہ اپنے حلقہ ہائے تدریس و تعلیم مجالس وعظ و تفہیم کے ذریعہ ان مقدس ارشادات ائمۂ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم سے جمیع مسلمانوں کو مستفیض و مستفید فرمائیں گے۔ جو اہل علم کے لئے آموختہ اور عوام کے لیے سبق ہوگا اور یہ سعی عبث بھی نہ جائے گی کیوں کہ اس سے ایک طرف تو وقوف علمی حاصل وفیوضات و برکات آسمانی نازل ہونے کا یقین ہے دوسری طرف اختلاف المومنین رفع ہو کر اتحاد المسلین کے پیدا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے جو باعث اجر و موجب فلاح دارین ہے۔ آخر میں بہ بارگاہ (جامع الناس) عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اس ہدیہ کو (بجاہ النبی) قبول فرمائے اس کے خیر و برکات سے سب مسلمانوں کو متحد فی الدین و متفق فی الدنیا بنادے اور مولف کی زندگی سنت نبویہ پر اور خاتمہ توحید یکتا پر فرمائے آمین ثم آمین فقط۔

استجب یا مجیب الدعوات
وما علینا الا البلاغ۔

تمت

سنہ ۱۳۴۴ ف م سنہ ۱۳۵۴ ہجری

مطبوعہ رزاقی مشین پریس